اسلام میں حقوقِ نسواں

(ایک مکالماتی تجزیہ)

مؤ لف

سید ثناء اللہ کاظمی
حافظ، فاضل و مفتی از دیو بند
ایم.اے (اسلامیات) از جامعہ ہمدرد، دہلی
(سیدپورکلاں،ضلع مظفرنگر،اترپردیش)

فہرستِ مضامین

پیش لفظ

عورت، انسانی معاشرے کی وہ بنیاد ہے جس کے بغیر تمدن کا کوئی بھی شعبہ مکمل نہیں ہو سکتا۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں عورت کے مقام اور اس کے حقوق کے بارے میں متضاد نظریات پیش کیے گئے۔ کہیں اسے کمتر سمجھا گیا، کہیں محض ایک ذریعہ تسکین، تو کہیں اس کی شخصیت کو آزادی کے نام پر بے سمت کر دیا گیا۔ لیکن اسلام نے عورت کو وہ مقام دیا جو نہ صرف فطرت کے مطابق ہے بلکہ انصاف پر مبنی بھی ہے۔

اسلام نے عورت کو عزت، وقار، تحفظ اور مساوات کے اصولوں کے تحت زندگی گزارنے کا حق دیا۔ وہ ماں بن کر سب سے زیادہ احترام کی مستحق ٹھہری، بیٹی بن کر باعثِ رحمت قرار پائی، بیوی بن کر محبت اور رفاقت کی حقدار بنی، اور بہن بن کر شفقت کی علامت سمجھی گئی۔ اس نے عورت کو وراثت میں حصہ دیا، نکاح میں اختیار بخشا، تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا، معاشرتی و اقتصادی میدان میں اس کے کردار کو تسلیم کیا، اور اسے قانونی و شرعی حیثیت دی۔

مگر آج بھی بہت سے لوگ، خاص طور پر غیر مسلم حلقوں میں، اسلام کے عورتوں کے حقوق سے متعلق تعلیمات کو غلط فہمی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کا اصل پیغام عام کیا جائے، وہ پیغام جو انصاف اور حقیقت پر مبنی ہے، نہ کہ وہ جو غلط تشریحات اور تعصبات میں گم ہو چکا ہے۔

جب میں نے عورتوں کے حقوق پر لکھنے کا ارادہ کیا، تو سب سے پہلے یہی سوچا کہ اس موضوع کو کس انداز میں پیش کیا جائے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ قارئین تک پہنچے اور آسانی سے سمجھ میں آئے۔ تحقیق اور علمی مضامین کی صورت میں لکھنے سے بعض اوقات موضوع خشک اور پیچیدہ محسوس ہوتا ہے، اور اس کی تاثیر محدود ہو جاتی ہے۔ اس لیے میں نے مکالماتی انداز اختیار کرنے کو ترجیح دی، کیونکہ یہ ایک ایسا طرز بیان ہے جس میں قاری خود کو گفتگو کا حصہ محسوس کرتا ہے اور سوالات و جوابات کے ذریعے موضوع کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ سکتا ہے۔

میری ہمیشہ سے افلاطون کے مکالماتی اسلوب سے دلچسپی رہی ہے، جس میں وہ اپنے کرداروں کے ذریعے فلسفیانہ اور سماجی موضوعات کو بڑی مہارت سے زیرِ بحث لاتے ہیں۔ اسی طرز کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے بھی دو کردار تخلیق کیے: ایک غیر مسلم لڑکی، سمرن، اور ایک مسلمان لڑکی، آمنہ۔

سمرن ایک غیر مسلم ہونے کے ناطے وہ تمام سوالات کرتی ہے جو عام طور پر اسلام سے ناواقف افراد کے ذہن میں پیدا ہوتے ہیں۔ وہ اسلام کے عورتوں کے حقوق سے متعلق احکام پر تنقیدی اور تحقیقی انداز میں سوال اٹھاتی ہے، جبکہ آمنہ ایک باشعور مسلمان لڑکی کے طور پر ان سوالات کے مدلل جوابات دیتی ہے۔ اس مکالمے کا مقصد کسی پر تنقید کرنا یا کسی دوسرے مذہب کو غلط ثابت کرنا نہیں، بلکہ اسلام کے اصل پیغام کو واضح کرنا ہے، تاکہ غلط فہمیاں دور ہوں اور قاری خود فیصلہ کر سکے کہ اسلام نے عورت کو کیا حیثیت دی ہے۔

میں نے مختلف موضوعات پر غور و خوض کے بعد 27 اہم عنوانات کا انتخاب کیا اور ان پر مکالماتی انداز میں تفصیلی گفتگو کی ہے۔ ہر موضوع کو اس کے سماجی، معاشی، شرعی اور اخلاقی پہلوؤں سے اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ اسلام کی تعلیمات کو مکمل طور پر واضح کیا جا سکے۔ بہت سے موضوعات دیکھنے میں ایسے لگیں گے کہ ان کی تکرار ہے لیکن سوالات سے اندازہ ہوگا کہ ان دونوں موضوعات میں تکرار نہیں ہے بلکہ ہر موضوع اپنے پہلو کے اعتبار سے دوسرے سے مختلف ہے ۔ بہرحال کوشش یہ کی ہے کہ ان میں جو جوابات دیے جائیں وہ عام فہم ہوں کیونکہ جب دلائل زیادہ دیے جاتے ہیں تو مضمون عام فہم نہیں رہ جاتا ۔ میری کوشش رہی ہے کہ میں تنقید اور تقابل سے بچتے ہوئے اسلام کے عورتوں سے متعلق احکامات کو مثبت اور تحقیقی انداز میں پیش کروں۔ میں نے علمی پیچیدگیوں سے دور رہتے ہوئے عام فہم اور سادہ زبان استعمال کی ہے تاکہ یہ کتاب ہر طبقے کے لیے مفید ثابت ہو۔

یہ کتاب نہ صرف مسلم خواتین بلکہ غیر مسلم قارئین کے لیے بھی ایک دعوتِ فکر ہے، تاکہ وہ اسلام میں عورت کے حقیقی مقام کو سمجھ سکیں۔ اگر یہ مکالمے کسی کے ذہن میں موجود شبہات دور کرنے اور اسلام کی خوبصورتی کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوں تو میں اسے اپنی محنت کی کامیابی سمجھوں گا۔

سید ثنا اللہ کاظمی

پہلا مکالمہ

منظر

ایک پُرسکون کیفے میں، دو لڑکیاں، آمنہ اور سمرن، بیٹھ کر چائے پی رہی ہیں۔ اس کیفے میں یہ دونوں پہلی بار ایک دوسرے سے ملاقات کر رہی ہیں، اور سمرن نے آمنہ سے اسلام کے بارے میں کئی سوالات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دونوں کے درمیان ایک دوستانہ گفتگو شروع ہوتی ہے۔

سمرن: "آمنہ، مجھے یہ بات سمجھنے میں مشکل ہوتی ہے کہ اسلام میں عورت کا کیا مقام ہے۔ ہم نے ہمیشہ سنا ہے کہ اسلام میں عورتوں کو محدود رکھا گیا ہے، ان کو عزت بھی نہیں ملتی۔ کیا یہ سچ ہے؟"

آمنہ: (مسکراتے ہوئے) "سمرن، میں سمجھتی ہوں کہ تمہاری پریشانی اس لیے ہے کیونکہ بہت سے لوگ اسلام کو غلط طریقے سے سمجھتے ہیں۔ اسلام میں عورت کو جو مقام دیا گیا ہے، وہ دنیا کے کسی بھی مذہب میں نہیں ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی عزت اور احترام کا حکم دیا ہے۔"

سمرن: "کیا مطلب؟ کس طرح؟"

آمنہ: "دیکھو، اسلام میں عورت کا مقام بہت بلند ہے۔ **اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سورۃ النساء (4:1) میں فرمایا:**

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ ۔

"اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں ۔ یہاں عورت اور مرد دونوں کو برابر کا مقام دیا گیا ہے۔"

سمرن: "تو کیا اسلام میں عورت کا کوئی خاص حق یا عزت ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، اسلام نے عورت کو نہ صرف عزت دی، بلکہ اس کے تمام حقوق کا تحفظ کیا۔ عورت کو وراثت، تعلیم، شادی میں اختیار، اور معاشرتی ذمہ داریوں میں حصہ داری کا حق دیا۔ **نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "خَيرُكُمْ خَيرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيرُكُمْ لِأَهْلِي" (سنن ابن ماجہ: 1977، جامع ترمذی: 3895) ۔**

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل (بیوی بچوں) کے لیے بہتر ہو، اور میں اپنے اہل کے لیے سب سے بہتر ہوں۔" یعنی اسلام میں عورت کو احترام کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔"

سمرن: "لیکن ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ عورتوں کو گھر میں بند کر کے رکھا جاتا ہے اور ان کی آزادی محدود ہوتی ہے۔"

آمنہ: "سمرن، یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اسلام میں پردہ کا مقصد عورت کی حفاظت اور عزت کا خیال رکھنا ہے، نہ کہ اس کی آزادی کو محدود کرنا۔ پردہ عورت کو اس کی فطری عزت اور محفوظ مقام دیتا ہے۔ **اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور (24:31) میں فرمایا:**

'وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ'۔

مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔

یعنی عورت کو اپنی عزت کی حفاظت کرنی چاہیے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسے گھر میں قید کر دیا جائے۔"

سمرن: "تو اسلام میں عورت کی عزت اور مقام حقیقت میں کیا ہے؟"

آمنہ: "اسلام میں عورت کو ایک انسان کی حیثیت سے مکمل احترام دیا گیا ہے۔ نہ صرف وہ ماں کی شکل میں اپنے قدموں تلے جنت لیے ہوئے ہے، بلکہ بیوی، بیٹی، اور بہن کے طور پر بھی اس کا احترام کیا جاتا ہے۔ قرآن میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی اہمیت اور عزت کی وضاحت کی ہے، جیسے کہ **قرآن میں سورۃ التوبہ (9:71) میں فرمایا:**

'وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ' ۔

'مسلمان مرد اور عورت ایک دوسرے کے مددگار ہیں'۔"

سمرن: "یہ واقعی بہت دلچسپ ہے، آمنہ۔ میں ہمیشہ یہی سوچتی تھی کہ اسلام عورتوں کو ظلم کا شکار بناتا ہے، لیکن تمہارے جواب نے میری سوچ کو بدل دیا۔"

آمنہ: (مسکراتے ہوئے) "یہی تو ہے سمرن! اسلام ہمیشہ سچائی اور انصاف کی بات کرتا ہے۔ اگر اس کی حقیقی تعلیمات کو سمجھا جائے، تو ہر بات واضح ہو جاتی ہے۔"

دوسرا مکالمہ

منظر

ایک خوبصورت باغ میں دو دوست آمنہ اور سمرن بیٹھے ہیں۔ آمنہ، ایک تعلیم یافتہ مسلمان لڑکی، سمرن کے ساتھ اسلام کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کر رہی ہے۔ سمرن پردے کے بارے میں کچھ سوالات پوچھنا چاہتی ہے۔

سمرن: "آمنہ، میں ہمیشہ یہ سنتی ہوں کہ اسلام میں عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لیکن مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہ کیوں ضروری ہے۔ کیا پردہ واقعی اتنی اہمیت رکھتا ہے؟"

آمنہ: (نرمی سے مسکراتے ہوئے) "سمرن، تمہارا سوال بہت اہم ہے۔ میں سمجھ سکتی ہوں کہ اس سوال کا جواب پانے کے لیے پہلے ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ پردہ کا مقصد کیا ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے۔"

سمرن: "ہاں، میں یہی جاننا چاہتی ہوں کہ پردہ کا مقصد کیا ہے۔ کیا یہ صرف عورتوں کو محدود کرنے کے لیے ہے؟"

آمنہ: "بالکل نہیں، سمرن۔ پردہ صرف عورتوں کو محدود کرنے کا حکم نہیں ہے۔ دراصل، پردہ کا مقصد عورتوں اور مردوں کی عزت کی حفاظت کرنا ہے۔ **قرآن میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور (24:31) میں فرمایا:**
وَ قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِہِنَّ وَ یَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَہُنَّ وَ لَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا مَا ظَہَرَ مِنۡہَا۔
'اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، مگر جو خود ظاہر ہو'۔"

سمرن: "لیکن، اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ عورتوں کو انکی آزادی سے محروم کیا جا رہا ہے؟"

آمنہ: ''نہیں، سمرن، پردہ کسی بھی طرح آزادی سے محرومی نہیں ہے۔ یہ عورتوں کی عزت اور وقار کی حفاظت کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ پردہ کا مقصد عورت کو اس کی جسمانی حیثیت سے زیادہ ذہنی اور روحانی مقام دینا ہے۔ جب ایک عورت پردہ کرتی ہے، تو وہ اپنی عزت اور وقار کو محفوظ رکھتی ہے، اور اسے صرف اس کی فطری خصوصیات کے مطابق جانا جاتا ہے، نہ کہ اس کی جسمانی شکل کے لحاظ سے۔''

سمرن: ''لیکن یہ کس طرح مددگار ثابت ہوتا ہے؟''

آمنہ: ''پردہ کی ضرورت اس لیے بھی ہے تاکہ عورتوں اور مردوں کو ایک محفوظ ماحول میں رہنے کا موقع ملے۔ جب عورت پردہ کرتی ہے، تو وہ اپنے جسم کو کسی بھی غیر ضروری توجہ سے بچاتی ہے۔ اس سے مردوں کو بھی اپنے جذبات پر قابو رکھنے میں مدد ملتی ہے اور معاشرتی سطح پر ایک توازن قائم ہوتا ہے۔ اسلام میں پردہ کا حکم کسی کی آزادی کو محدود کرنے کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ ایک تنظیمی اور اخلاقی حکم ہے جو ہر فرد کے لیے فائدہ مند ہے۔''

سمرن: ''یہ بات تو ٹھیک ہے، لیکن کیا پردہ صرف جسمانی ہی ضروری ہے یا اس میں اور بھی پہلو ہیں؟''

آمنہ: ''پردہ کا مفہوم صرف جسمانی پوشاک تک محدود نہیں ہے۔ یہ ایک مجموعی اخلاقی رویے کی نشاندہی کرتا ہے۔ پردہ کا مطلب ہے کہ عورت اور مرد دونوں اپنے اخلاقی حدود میں رہ کر ایک دوسرے کے ساتھ تعامل کریں۔ اس کا مطلب ہے کہ عورتوں اور مردوں کو ایک دوسرے کے ساتھ عزت کے ساتھ پیش آنا چاہیے، اور یہ کہ دونوں کو اپنی زبان، نظر اور رویے کو حدود میں رکھنا چاہیے۔''

سمرن: ''تو کیا مردوں کے لیے بھی کچھ خاص ہدایات ہیں؟''

آمنہ: ''جی ہاں، قرآن میں مردوں کو بھی نظر نیچی رکھنے اور اپنی عزت کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ **اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور (24:30) میں فرمایا:**

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ وَ يَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَهُمۡ‌ؕ

'مومنوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں'۔ یہ بھی پردے کا حصہ ہے۔''

سمرن: "یعنی، پردہ صرف عورتوں کے لیے نہیں ہے بلکہ مردوں کے لیے بھی ہے۔ یہ ایک توازن ہے جس کا مقصد دونوں کی عزت کی حفاظت کرنا ہے۔"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں پردہ کے حوالے سے جو ہدایات دی گئی ہیں، وہ اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ ہر فرد کی عزت محفوظ رہے۔ یہ صرف ایک مذہبی حکم نہیں ہے، بلکہ ایک اخلاقی اصول ہے جو انسانوں کی فلاح کے لیے ہے۔"

سمرن: "یہ واقعی ایک مختلف نقطہ نظر ہے، آمنہ۔ میں ہمیشہ یہ سوچتی تھی کہ پردہ صرف عورتوں کو دبانے کے لیے ہے، لیکن تمہاری باتوں سے سمجھ آیا کہ اس کا مقصد عورتوں کی عزت کی حفاظت اور مردوں کے لیے بھی ایک ضابطہ ہے۔"

آمنہ: "میں خوش ہوں کہ تمہیں سمجھنے میں مدد ملی۔ پردہ صرف ایک ظاہری چیز نہیں، بلکہ یہ ہمارے اخلاق اور معاشرتی رویوں کا عکاس ہے۔ اس کا مقصد انسانیت کو محفوظ رکھنا ہے، اور اس میں کسی کی آزادی کا قتل نہیں ہوتا۔"

تیسرا مکالمہ

منظر

آمنہ اور سمرن ایک کیفے میں بیٹھ کر بات کر رہی ہیں۔ سمرن، آمنہ سے اسلام میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں سوالات پوچھنا چاہتی ہے۔ وہ خاص طور پر وراثت میں عورت کے حق کے بارے میں جاننا چاہتی ہے۔

سمرن: "آمنہ، مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی۔ میں نے ہمیشہ سنا ہے کہ اسلام میں عورت کو وراثت میں مرد سے کم حصہ ملتا ہے، یہ کیوں؟ کیا یہ انصاف کے خلاف نہیں ہے؟"

آمنہ: (مسکراتے ہوئے) "سمرن، میں سمجھ سکتی ہوں کہ یہ سوال تمہارے ذہن میں کیوں آیا ہو گا، کیونکہ اس موضوع پر اکثر غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں۔ لیکن حقیقت میں اسلام میں عورتوں کو وراثت میں وہ حق دیا گیا ہے جو اس سے پہلے کبھی کسی مذہب یا تہذیب میں نہیں دیا گیا۔"

سمرن: "تمہارا کیا مطلب ہے؟ کیا تم کہہ رہی ہو کہ اسلام عورتوں کو وراثت میں حق دیتا ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام میں عورتوں کو وراثت میں حصہ دیا گیا ہے، اور قرآن میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر اس کا ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر،

سورۃ النساء (4:7) میں فرمایا:

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۷﴾

'ماں باپ اور خویش واقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی ۔ (جو مال ماں باپ اور خویش و اقارب چھوڑ مریں) خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ (اس میں) حصّہ مُقرّر کیا ہوا ہے ۔'

سمرن: "لیکن، جب میں یہ سنتی ہوں کہ عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم حصہ ملتا ہے تو مجھے لگتا ہے کہ یہ غیر منصفانہ ہے۔"

آمنہ: "یہ سوال بہت اہم ہے، سمرن، اور اس کا جواب دینے کے لیے ہمیں اسلامی تعلیمات کو بہتر طور پر سمجھنا ہوگا۔ اسلام میں مرد اور عورت کی ذمہ داریاں مختلف ہیں۔ مرد پر خاندان کی مالی ذمہ داری ہوتی ہے، وہ اپنی بیوی، بچوں اور دیگر رشتہ داروں کی کفالت کرتا ہے۔ اس لیے، مردوں کو وراثت میں زیادہ حصہ دیا جاتا ہے تاکہ وہ اس ذمہ داری کو پورا کر سکیں۔"

سمرن: "تو کیا عورت پر مالی ذمہ داری نہیں ہوتی؟"

آمنہ: "نہیں، سمرن۔ اسلام نے عورت پر کوئی مالی ذمہ داری نہیں ڈالی۔ اس کا مال، اس کی جائیداد، اس کا پیسہ، سب کچھ اس کی ذاتی ملکیت ہوتا ہے، اور اس پر کسی کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ مرد اس کے پیسوں یا جائیداد پر کسی طرح کا قبضہ نہیں کر سکتا۔ عورت کو وراثت میں جو حصہ دیا جاتا ہے، وہ اس کا مکمل حق ہوتا ہے، اور وہ اس مال پر مکمل طور پر قابض ہوتی ہے۔"

سمرن: "تو پھر یہ جو فرق ہے، وہ صرف اس وجہ سے ہے کہ مرد کو زیادہ ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں؟"

آمنہ: "بالکل! یہ فرق مرد اور عورت کی مختلف ذمہ داریوں کی بنیاد پر ہے۔ مرد کو خاندان کی کفالت کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے، اور عورت کو اس سے آزاد رکھا گیا ہے تاکہ وہ اپنے مال اور زندگی کے فیصلوں میں مکمل آزادی محسوس کرے۔ اس طرح، مرد کا زیادہ حصہ ان کی ذمہ داریوں کے لحاظ سے سمجھا جا سکتا ہے، لیکن عورت کو اس کی ذاتی ملکیت کا مکمل اختیار ہے۔"

سمرن: "یہ سمجھنا کافی دلچسپ ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ وراثت میں کم حصہ ملنا عورتوں کے ساتھ ظلم نہیں ہے، بلکہ یہ ان کی آزادی اور تحفظ کے لیے ہے۔"

آمنہ: "بالکل! یہ عورتوں کے حق میں ہے، کیونکہ انہیں اپنے مال میں مکمل اختیار حاصل ہے، اور مرد کو اس کے زیادہ حصے کا مقصد اس کی معاشی ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ نظام بہت سے معاشرتی پہلوؤں کو بھی بہتر بناتا ہے۔"

سمرن: "یہ بہت دلچسپ بات ہے، آمنہ۔ میں ہمیشہ یہ سمجھتی تھی کہ اسلام میں عورتوں کے ساتھ ناانصافی کی جاتی ہے، لیکن تمہاری باتوں سے مجھے یہ سمجھ آیا کہ اسلام میں وراثت میں عورتوں کو ایک ایسا حق دیا گیا ہے جو کسی بھی دوسرے مذہب یا نظام میں نہیں ملتا۔"

آمنہ: "میں خوش ہوں کہ تمہیں بات سمجھ آئی۔ اسلام میں عورت کے حقوق اس کی عزت، آزادی اور تحفظ کے لیے دیے گئے ہیں، اور ان حقوق کا مقصد اسے معاشرتی اور اقتصادی طور پر مضبوط بنانا ہے۔"

چوتھا مکالمہ

منظر

آمنہ اور سمرن ایک پارک میں چلتے ہوئے بات کر رہی ہیں۔ سمرن کو نکاح کے حوالے سے اسلام کی تعلیمات اور عورت کے حقوق کے بارے میں سوالات ہیں، اور آمنہ اسے بتانے کی کوشش کر رہی ہے۔

سمرن: "آمنہ، میں نے ہمیشہ سنا ہے کہ نکاح میں عورت کو بہت کم حقوق ملتے ہیں، اور بعض اوقات تو مرد اس پر ظلم بھی کرتے ہیں۔ کیا اسلام میں عورت کو نکاح میں کوئی حقوق حاصل ہیں؟"

آمنہ: (نرمی سے مسکراتے ہوئے) "سمرن، یہ ایک اہم سوال ہے، اور میں خوش ہوں کہ تم نے یہ سوال اٹھایا۔ دراصل، اسلام میں نکاح ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں دونوں فریقین کو اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کا مکمل علم ہوتا ہے۔ عورت کو نکاح میں مکمل حقوق دیے گئے ہیں، اور اسلام نے ان حقوق کی حفاظت کی ہے۔"

سمرن: "مطلب؟ کس طرح کے حقوق؟"

آمنہ: "سب سے پہلے، نکاح کا بنیادی اصول یہ ہے کہ عورت کی رضا مندی ضروری ہے۔ اسلام میں نکاح کے لیے لڑکی کی اجازت ضروری ہے، اور اسے زبردستی نکاح کے لیے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ تم یہ سمجھو کہ اسلام میں نکاح ایک معاہدہ ہے، اور دونوں فریقین کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے سے رضامندی حاصل کریں۔"

سمرن: "یعنی عورت کی مرضی کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں کسی بھی عورت کو اپنی مرضی کے خلاف نکاح کرنے کا حق نہیں دیا جا سکتا۔ حتیٰ کہ اگر کسی لڑکی کے والدین اسے نکاح کے لیے مجبور کریں، تو وہ نکاح کو رد کر سکتی ہے۔ **حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ**

جاءت فتاة إلى النبي ﷺ فقالت: يا رسول الله، إن أبي زوجني من ابن أخيه ليرفع بي خسيسته، فجعل النبي ﷺ الأمر إليها، فقالت: قد أجزت ما صنع أبي، ولكن أردت أن تعلم النساء أن ليس للآباء من الأمر شيء.
(سنن ابن ماجہ: 1874:) .

"ایک لڑکی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد نے میرا نکاح اپنے بھتیجے سے محض اپنی عزت بڑھانے کے لیے کر دیا ہے۔ نبی ﷺ نے اسے اختیار دیا (کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو برقرار رکھے یا فسخ کر دے)۔ اس پر اس لڑکی نے کہا: میں نے اپنے والد کے فیصلے کو قبول کر لیا، لیکن میں چاہتی تھی کہ عورتوں کو معلوم ہو کہ والدین کا نکاح کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔"

سمرن: "تو پھر اسلام میں نکاح کے بعد عورت کے کیا حقوق ہیں؟"

آمنہ: "اسلام میں نکاح کے بعد عورت کو کئی حقوق حاصل ہیں۔ سب سے پہلے، اسے اپنے شوہر سے مہر (حق مہر) ملتا ہے، جو صرف اس کا حق ہوتا ہے۔ مہر ایک مالی حق ہے جو شوہر اپنی بیوی کو نکاح کے وقت دیتا ہے۔ یہ مال شوہر کا نہیں ہوتا، بلکہ صرف عورت کا حق ہوتا ہے، اور وہ اسے اپنی مرضی سے استعمال کر سکتی ہے۔"

سمرن: "اور کیا عورت کو نکاح میں کوئی اور حقوق بھی ملتے ہیں؟"

آمنہ: "جی ہاں! نکاح کے بعد عورت کو مالی اور جسمانی تحفظ بھی حاصل ہوتا ہے۔ شوہر پر یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے لیے گھر اور ضروریات زندگی فراہم کرے۔ اس کے علاوہ، نکاح میں عورت کو عزت، احترام، اور محبت کی توقع بھی ہوتی ہے۔ ***نبی کریم ﷺ نے فرمایا:***

"خَيرُكُمْ خَيرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيرُكُمْ لِأَهْلِي"
(سنن ابن ماجہ: 1977، جامع ترمذی: 3895:) .

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل (بیوی بچوں) کے لیے بہتر ہو، اور میں اپنے اہل کے لیے سب سے بہتر ہوں۔"

سمرن: "یہ بہت اچھا ہے! لیکن کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مرد کو عورت پر اختیار ہوتا ہے، کیا یہ سچ ہے؟"

آمنہ: "یہ بھی ایک اہم سوال ہے۔ اسلام میں مرد اور عورت دونوں کے حقوق کا احترام کیا گیا ہے، اور شوہر کے کچھ حقوق اپنی بیوی پر ہوتے ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اپنی بیوی کو ظلم یا اذیت دے۔ بلکہ، شوہر پر یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اس کی عزت و احترام کرے۔ اگر کہیں کسی شوہر نے اپنی بیوی کو تکلیف دی، تو اس کا حساب اللہ کے ہاں ہوگا۔"

سمرن: "تو اسلام میں عورت کی آزادی اور حقوق کو محدود نہیں کیا گیا؟"

آمنہ: "بلکل نہیں! اسلام میں عورت کو نکاح میں اپنے حقوق حاصل ہیں، اور وہ ان حقوق کو استعمال کرنے میں آزاد ہے۔ اسلام نے عورت کو عزت، تحفظ، اور آزادی دی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ مرد کو بھی اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک اور احترام کی ہدایت دی ہے۔"

سمرن: "یہ باتیں سن کر مجھے اسلام کے بارے میں بہت کچھ نیا سمجھ آیا۔ میں ہمیشہ سوچتی تھی کہ اسلام میں عورتوں کی آزادی محدود ہے، مگر اب مجھے معلوم ہوا کہ اسلام میں عورتوں کے لیے بہت زیادہ عزت اور حقوق ہیں۔"

آمنہ: "میں خوش ہوں کہ تمہیں بات سمجھ آئی۔ اسلام میں نکاح کے اصول عورت کی عزت، اس کی آزادی، اور اس کے حقوق کے تحفظ کے لیے ہیں۔"

پانچواں مکالمہ

منظر

آمنہ اور سمرن ایک کیفے میں بیٹھ کر چائے پی رہی ہیں، اور سمرن آمنہ سے طلاق کے موضوع پر بات کرنے کی خواہش رکھتی ہیں۔

سمرن: "آمنہ، ایک سوال ہے، طلاق کے بارے میں۔ میں نے سنا ہے کہ اسلام میں طلاق عورت کے حق میں نہیں ہوتی، اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ طلاق کا اختیار صرف مرد کے پاس ہوتا ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟"

آمنہ: (مسکراتے ہوئے) "سمرن، یہ ایک اہم سوال ہے، اور میں خوش ہوں کہ تم نے یہ سوال اٹھایا۔ طلاق ایک سنگین معاملہ ہے، اور اسلام میں اس کا ایک خاص اصول ہے۔"

سمرن: "مطلب؟"

آمنہ: "دیکھو، طلاق کا اختیار اسلام میں مرد کے پاس ہے، لیکن یہ مکمل طور پر عورت کے حقوق کے خلاف نہیں ہے۔ اسلام میں طلاق کو ایک انتہائی قدم سمجھا گیا ہے، اور اسے آخری حل کے طور پر استعمال کرنا چاہیے۔"

سمرن: "لیکن عورت کو اس میں کوئی اختیار نہیں؟"

آمنہ: "دراصل، عورت کو بھی طلاق کے حوالے سے کچھ اختیارات دیے گئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر کسی عورت کا شوہر اس پر ظلم کرے یا اگر دونوں کے درمیان تعلقات میں شدید مسائل ہوں، تو عورت 'خُلع' کا اختیار رکھتی ہے۔ خلع ایک ایسا عمل ہے جس میں عورت اپنے شوہر سے طلاق لے سکتی ہے، اور اس کے بدلے میں وہ کچھ مال یا مہر واپس کر سکتی ہے۔"

سمرن: "یعنی، عورت اگر چاہے تو طلاق لے سکتی ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اگر وہ اپنے شوہر سے تعلق ختم کرنا چاہتی ہے، اور وہ اسے برداشت نہیں کر سکتی، تو وہ خلع کے ذریعے طلاق لے سکتی ہے۔ لیکن یہ طلاق کا ایک خصوصی طریقہ ہے اور اس کا فیصلہ عدالت میں ہوتا ہے۔"

سمرن: "مطلب مرد پر طلاق کا مکمل اختیار نہیں ہے؟"

آمنہ: "نہیں! مرد کو طلاق دینے کا اختیار ہے، لیکن یہ اختیار ہمیشہ کسی نیک مقصد اور عدلیہ کے تحت ہوتا ہے۔ اور مرد پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیوی کے حقوق کا تحفظ کرے۔ اگر وہ بیوی کو طلاق دینے کی نیت رکھتا ہے، تو اسے اس کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ معاملہ کرنا چاہیے۔"

سمرن: "تو طلاق کے وقت عورت کو کتنے حقوق ملتے ہیں؟"

آمنہ: "اسلام میں طلاق کے وقت عورت کو مہر کی ادائیگی کا حق ملتا ہے، جو کہ اس کا مالی حق ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، طلاق کے بعد بھی عورت کو اس کی مکمل دیکھ بھال اور رہائش کی ذمہ داری شوہر کی ہوتی ہے، جب تک کہ عدت کی مدت پوری نہ ہو جائے۔ اور عدت کے دوران، شوہر پر یہ لازم ہوتا ہے کہ وہ بیوی کے ساتھ کسی قسم کا ظلم نہ کرے۔"

سمرن: "یہ تو بہت اچھا ہے! تو کیا طلاق کے بعد عورت کی زندگی پوری طرح سے ختم ہو جاتی ہے؟"

آمنہ: "بلکل نہیں! اسلام میں طلاق کے بعد عورت کی زندگی کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ اسے دوسری شادی کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے، اور وہ دوبارہ اپنے حقوق کا تحفظ کر سکتی ہے۔ طلاق کے بعد بھی اسلام نے عورت کو عزت، احترام، اور آزادی دینے کا اہتمام کیا ہے۔"

سمرن: "یہ بات سن کر میں بہت حیران ہوں! میں ہمیشہ سمجھتی تھی کہ اسلام میں طلاق عورت کے لیے ایک بند دروازہ ہے، لیکن اب مجھے پتا چلا کہ اسلام میں طلاق کے بارے میں ایک منصفانہ اور درست طریقہ موجود ہے۔"

آمنہ: "ہاں، اسلام میں طلاق کا طریقہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ عورت کے حقوق کا تحفظ ہو، اور اس کی زندگی میں ظلم نہ ہو۔ اس کا مقصد صرف اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ دونوں طرف کے حقوق کا تحفظ ہو، اور اگر طلاق کا فیصلہ ہو، تو وہ انصاف کے مطابق ہو۔"

چھٹا مکالمہ

منظر

آمنہ اور سمرن ایک یونیورسٹی کے کیمپس میں بیٹھ کر گپ شپ کر رہی ہیں۔ سمرن نے آمنہ سے عورت کی تعلیم کے بارے میں سوالات کرنے شروع کر دیے ہیں۔

سمرن: "آمنہ، ایک سوال ہے۔ میں نے سنا ہے کہ بعض مسلمان ملکوں میں عورتوں کی تعلیم پر پابندیاں لگائی جاتی ہیں۔ تمہیں کیا لگتا ہے؟ اسلام میں عورت کی تعلیم کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟"

آمنہ: "یہ بہت اہم سوال ہے، سمرن۔ سب سے پہلے یہ سمجھو کہ اسلام میں عورتوں کی تعلیم پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ قرآن اور حدیث میں عورت کی تعلیم کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔"

سمرن: "لیکن تم نے کہا کہ بعض مسلمان ملکوں میں عورتوں کی تعلیم پر پابندیاں ہیں؟ یہ کیسے ممکن ہے؟"

آمنہ: "ہاں، افسوس کی بات ہے کہ بعض ممالک میں عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کے حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے، لیکن یہ اسلام کا اصول نہیں ہے۔ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"**
(سنن ابن ماجہ: 224:)- "علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے۔"

(آمنہ قرآن کی آیت کی تلاوت کرتی ہے)

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا: 'وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا' (ترجمہ: اور کہو، میرے رب! میرے علم میں اضافہ کر۔) (القرآن 20:114)"

اس آیت میں عمومی حکم ہے کہ اللہ سے علم کی طلب کرو مرد ہو یا عورت ہو۔

سمرن: "تو اسلام میں عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا گیا ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، بالکل! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، جو کہ ایک عظیم علم و حکمت کی حامل تھیں، ان کی زندگی ایک مثال ہے۔ ان کی تعلیمات نے نہ صرف عورتوں کو بلکہ مردوں کو بھی بہت ساری دینی اور دنیاوی علوم سکھائے۔"

سمرن: "یہ تو بہت دلچسپ ہے! لیکن کیا عورتوں کی تعلیم کا اثر معاشرت پر بھی پڑتا ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! جب عورتیں تعلیم حاصل کرتی ہیں، تو نہ صرف ان کی ذاتی زندگی میں بہتری آتی ہے، بلکہ پورے معاشرتی ڈھانچے پر بھی اثر پڑتا ہے۔ تعلیم یافتہ عورتیں اپنے خاندانوں کی تربیت کرتی ہیں، اور اس کا اثر آنے والی نسلوں تک پہنچتا ہے۔ جب خواتین تعلیم حاصل کرتی ہیں، تو وہ معاشرتی، سیاسی، اور اقتصادی ترقی میں فعال کردار ادا کرتی ہیں۔"

سمرن: "یعنی، عورت کی تعلیم پوری کمیونٹی کے لیے فائدے مند ہے؟"

آمنہ: "بالکل! ایک تعلیم یافتہ ماں اپنی اولاد کی بہتر تربیت کرتی ہے، اور ایک تعلیم یافتہ خاتون معاشرت میں مثبت تبدیلیاں لاتی ہے۔ اسلام میں عورتوں کی تعلیم کی اہمیت اس بات میں بھی ہے کہ وہ نہ صرف اپنے لیے بلکہ اپنے خاندان اور معاشرے کے لیے بھی بہت کچھ کر سکتی ہیں۔"

سمرن: "یعنی، عورتوں کی تعلیم سے پورے معاشرے کا فائدہ ہوتا ہے؟"

آمنہ:

"جی ہاں! اور یہ صرف اسلام کی تعلیمات کا ہی اثر نہیں، بلکہ دنیا بھر میں یہ سچ ثابت ہو چکا ہے کہ جہاں عورتیں تعلیم حاصل کرتی ہیں، وہاں معاشرتی مسائل جیسے غربت، بیماری، اور جہالت میں کمی آتی ہے۔ عورتوں کی تعلیم سے پورے معاشرے کی ترقی میں تیزی آتی ہے۔"

سمرن: "واقعی! یہ تو بہت طاقتور بات ہے۔ تو کیا اسلام میں عورت کی تعلیم صرف دینیات تک محدود ہے، یا دنیاوی تعلیم بھی ضروری ہے؟"

آمنہ: "اسلام نے علم کو دینی اور دنیاوی خانوں میں تقسیم نہیں کیا بلکہ علم کو نافع (فائدہ مند) اور غیر نافع (بے فائدہ) کے پیمانے پر پرکھا ہے۔ جو علم انسان اور معاشرے کے لیے فائدہ مند ہو، وہ قابلِ قدر ہے، چاہے وہ شریعت سے متعلق ہو یا دنیاوی معاملات سے۔ **اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھائی: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ (سنن ابن ماجہ: 3843)**

"اے اللہ! میں تجھ سے نافع علم کا سوال کرتا ہوں اور غیر نافع علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

یہی وجہ ہے کہ اسلام ہر اس علم کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جو فرد اور معاشرے کی بھلائی کا باعث ہو، چاہے وہ فقہ، حدیث، تفسیر ہو یا طب، ریاضی، فلکیات، یا ٹیکنالوجی۔

سمرن: "واہ! تو اسلام میں عورت کو تعلیم حاصل کرنے کے تمام مواقع دیے گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ عورتوں کا تعلیم حاصل کرنا صرف ان کے ذاتی فائدے کے لیے نہیں، بلکہ پورے معاشرے کی ترقی کے لیے ضروری ہے۔"

آمنہ: "بالکل! اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جب عورتیں تعلیم حاصل کرتی ہیں، تو نہ صرف ان کی زندگی بہتر ہوتی ہے، بلکہ پورا معاشرہ ایک بہتر مقام تک پہنچتا ہے۔"

ساتواں مکالمہ

منظر

آمنہ اور سمرن ایک کیفے میں بیٹھ کر کافی پینے کے دوران بات چیت کر رہی ہیں۔ سمرن نے آمنہ سے عورت کے کام کرنے کے حقوق اور اس کے معاشرتی اثرات کے بارے میں سوال کیا ہے۔

سمرن: "آمنہ، مجھے یہ سمجھنے میں تھوڑی مشکل ہو رہی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ بعض مسلمان معاشروں میں عورتوں کو کام کرنے کی آزادی نہیں دی جاتی۔ کیا اسلام میں عورت کو کام کرنے کا حق دیا گیا ہے؟"

آمنہ: "یہ سوال بہت اہم ہے، سمرن۔ سب سے پہلے یہ سمجھو کہ اسلام میں عورت کو کام کرنے کا مکمل حق دیا گیا ہے، بشرطیکہ وہ کام شرعی اصولوں کے مطابق ہو۔"

سمرن: "لیکن بعض جگہوں پر تو عورتوں کو گھر کی چار دیواری میں قید کر دیا جاتا ہے، اور کہا جاتا ہے کہ ان کا کام صرف گھر کے کام کاج تک محدود ہونا چاہیے۔ کیا یہ اسلامی نقطہ نظر ہے؟"

آمنہ: "نہیں، یہ کسی خاص معاشرتی رسم یا روایات کا حصہ ہو سکتا ہے، لیکن یہ اسلام کا اصول نہیں ہے۔ اسلام میں عورت کو اس کے تمام حقوق دیے گئے ہیں، اور وہ اپنی مرضی سے کام کرنے کا حق رکھتی ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ وہ نہ صرف ایک عظیم بیوی تھیں، بلکہ ایک کامیاب کاروباری خاتون بھی تھیں۔"

سمرن: "یہ تو بہت دلچسپ بات ہے! تو کیا اسلام میں عورت کو اپنے کام کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار بھی دیا گیا ہے؟"

آمنہ: ''جی ہاں! اسلام میں عورت کو اپنی زندگی کے تمام فیصلے کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، بشمول کام کرنے کا فیصلہ۔ وہ اپنی تعلیم حاصل کر سکتی ہے، پیشہ اختیار کر سکتی ہے، اور معاشرت میں فعال کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس بات کا کوئی پابند نہیں ہے کہ عورت کو صرف گھر کے کاموں تک محدود کر دیا جائے۔''

سمرن: ''تو پھر عورتوں کے کام کرنے کا کیا اثر ہوتا ہے؟ کیا یہ معاشرتی طور پر فائدہ مند ہے؟''

آمنہ: ''بیشک! جب عورتیں کام کرتی ہیں، تو نہ صرف ان کی ذاتی زندگی بہتر ہوتی ہے، بلکہ پورے معاشرے پر بھی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ عورتیں جب معیشت میں حصہ لیتی ہیں، تو وہ اپنے خاندان کی مالی حالت بہتر کرتی ہیں اور معاشرت میں مثبت تبدیلیاں لاتی ہیں۔ اس سے خاندان کی معاشی حالت مضبوط ہوتی ہے، اور ان کے بچوں کو بہتر تعلیم اور تربیت ملتی ہے۔''

سمرن: ''لیکن کیا کوئی خاص کام ہے جو عورتوں کو صرف اس لیے کرنا چاہیے کہ وہ معاشرتی طور پر فائدہ مند ہوں؟''

آمنہ: ''اسلام میں عورت کو وہ تمام کام کرنے کا حق دیا گیا ہے جو شرعی طور پر جائز ہوں اور معاشرتی طور پر فائدہ مند ہوں۔ یعنی وہ ایسی نوکریاں کر سکتی ہے جو اخلاقی اصولوں اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں۔ مثلاً، وہ تعلیم دے سکتی ہے، صحت کے شعبے میں کام کر سکتی ہے، تحقیق کر سکتی ہے، یا کوئی کاروبار شروع کر سکتی ہے۔''

سمرن: ''تو کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عورت اور مرد دونوں کو معاشرتی ذمہ داریوں میں برابر کا حصہ دار ہونا چاہیے؟''

آمنہ: ''بلکل! اسلام میں مردوں اور عورتوں کو الگ الگ کردار سونپے گئے ہیں، لیکن دونوں کو معاشرت میں فعال اور مساوی حیثیت دی گئی ہے۔ عورت کا کام کرنے کا حق نہ صرف اس کی ذاتی ترقی کے لیے ضروری ہے، بلکہ معاشرتی ترقی کے لیے بھی بہت اہم ہے۔''

سمرن: "لیکن اگر عورت کام کر رہی ہے تو پھر گھریلو ذمہ داریاں کیسے نبھاتی ہے؟ کیا اسے گھر کے کاموں میں بھی حصہ لینا پڑتا ہے؟"

آمنہ: "اسلام میں یہ کہا گیا ہے کہ عورت کا کام کرنے کا حق اس کی مرضی پر منحصر ہے۔ اگر وہ گھر کے کام بھی کرنا چاہتی ہے تو یہ اس کا اختیار ہے، اور اگر وہ باہر کام کرتی ہے تو بھی اس کی ذمہ داریوں میں توازن ضروری ہے۔ شوہر اور بیوی دونوں کو ایک دوسرے کے کاموں میں معاون بننا چاہیے تاکہ خاندان کی زندگی خوشگوار ہو۔"

سمرن: "تو اس کا مطلب ہے کہ اسلام میں عورت کے کام کرنے کی آزادی کو کسی بھی طرح محدود نہیں کیا گیا؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام میں عورت کو ہر وہ آزادی دی گئی ہے جو اس کی ذات اور اس کے حقوق کی حفاظت کرتی ہو۔ وہ نہ صرف اپنی زندگی کے فیصلے خود کر سکتی ہے، بلکہ معاشرت میں کام کرنے سے وہ نہ صرف اپنے خاندان کی حالت بہتر کرتی ہے بلکہ پورے معاشرے کی بہتری کے لیے بھی کام کرتی ہے۔"

آٹھواں مکالمہ

منظر

آمنہ اور سمرن ایک کافی شاپ میں بیٹھے ہیں، آمنہ اور سمرن کے درمیان عورت اور مرد کی برابری کے موضوع پر گفتگو ہو رہی ہے۔ سمرن نے آمنہ سے اس موضوع پر سوال کیا۔

سمرن: "آمنہ، مجھے ہمیشہ یہ سوال رہتا ہے کہ اسلام میں عورت اور مرد کے درمیان برابری کا کیا تصور ہے؟ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اسلام میں عورت کو مرد سے کم تر سمجھا جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟"

آمنہ: "سمرن، یہ سوال بہت اہم ہے اور اکثر غلط فہمیوں کی وجہ بنتا ہے۔ میں تمہیں بتاتی ہوں کہ اسلام میں عورت اور مرد دونوں کو عزت و احترام دیا گیا ہے، مگر دونوں کی ذمہ داریاں مختلف ہیں، اور یہی فرق ان کے حقوق اور کردار کی نوعیت کو بیان کرتا ہے۔"

سمرن: "تو کیا اسلام میں عورت اور مرد کے حقوق برابر ہیں؟"

آمنہ: "اسلام میں عورت اور مرد دونوں کو حقوق میں برابری دی گئی ہے، لیکن ان کے کردار کی نوعیت مختلف ہے۔ **اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے: هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ 'عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم عورتوں کا لباس ہو۔' (سورۃ البقرہ: 187)۔** اس سے مراد ہے کہ عورت اور مرد ایک دوسرے کے لیے تکمیل کا ذریعہ ہیں، اور دونوں کی اہمیت برابر ہے۔"

سمرن: "مگر پھر اسلام میں عورتوں کو کچھ حقوق مردوں سے کم کیوں دیے گئے ہیں؟"

آمنہ: "یہ سوال بہت عام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں مرد اور عورت کے حقوق مختلف ہیں، لیکن یہ فرق ان کی ذمہ داریوں کے مطابق ہے۔ مثال کے طور پر، مرد کو خاندان کی کفالت کا ذمہ دار بنایا گیا ہے، اور اس کے لیے مالی طور پر زیادہ ذمہ داری ہے، جبکہ عورت کی بنیادی ذمہ داری بچوں کی پرورش اور گھریلو امور پر مرکوز کی گئی ہے۔"

سمرن: ''تو اس کا مطلب ہے کہ عورت کو کمتر سمجھا نہیں گیا؟''

آمنہ: ''بالکل نہیں! اسلام میں عورت اور مرد کو مختلف لیکن مساوی عزت دی گئی ہے۔ عورت کو ان کے مخصوص کردار کی بنیاد پر حقوق دیے گئے ہیں، اور وہ ان حقوق میں کسی بھی صورت میں کمتر نہیں ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کی مثال سامنے ہے، جو نہ صرف ایک عظیم بیوی تھیں، بلکہ ایک بہترین دانشور اور محدثہ بھی تھیں۔''

سمرن: ''لیکن کیا اسلام میں عورتوں کو بھی وہی عزت اور مقام حاصل ہے جو مردوں کو؟''

آمنہ: ''جی ہاں! اسلام میں عورت اور مرد دونوں کو یکساں عزت دی گئی ہے۔ **اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِیْنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۵﴾**

'بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنی والی عورتیں، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں (ان سب کے) لئے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔' (سورۃ الاحزاب: 35)۔ یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ کے ہاں مرد اور عورت دونوں کی مساوات ہے جب بات ایمان و عمل کی ہو۔''

سمرن: ''یہ تو بہت دلچسپ ہے۔ پھر کیا اسلام میں عورت کو وہ تمام حقوق دیے گئے ہیں جو ایک مرد کو حاصل ہیں؟''

آمنہ: ''جی ہاں، اسلام نے عورت کو بہت سے حقوق دیے ہیں جیسے تعلیم کا حق، وراثت میں حصہ، مالی خودمختاری، کام کرنے کا حق اور بہت کچھ۔ یہ سب حقوق اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ اسلام میں عورت اور مرد دونوں کو برابری کی بنیاد پر عزت دی گئی ہے۔''

سمرن: "یعنی اسلام میں عورت اور مرد کی برابری کا مفہوم صرف معاشی یا جسمانی سطح پر نہیں ہے، بلکہ روحانی اور اخلاقی سطح پر بھی ہے؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں عورت اور مرد دونوں کی روحانی اور اخلاقی حیثیت میں برابر کی اہمیت ہے۔ دونوں کو اللہ کی رضا کے حصول کے لیے اپنے اعمال بہتر بنانے کی آزادی دی گئی ہے، اور دونوں کے لیے یکساں انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے۔"

سمرن: "یہ بات واقعی بہت واضح ہو گئی ہے۔ تو اسلام میں عورت اور مرد کا ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کس طرح کیا جانا چاہیے؟"

آمنہ: "اسلام میں عورت اور مرد دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرنا اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا ضروری ہے۔ دونوں کا مقصد ایک دوسرے کی تکمیل اور بہتری کے لیے ہے، تاکہ معاشرت میں توازن اور ہم آہنگی رہے۔"

سمرن: "یعنی اسلام میں مرد اور عورت دونوں کی ذمہ داریاں اور حقوق الگ ہیں، لیکن دونوں کو برابری کا درجہ دیا گیا ہے؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں مرد اور عورت دونوں کی اہمیت اور عزت برابر ہے، لیکن ان کے کردار مختلف ہیں تاکہ ہر فرد اپنے خاندان اور معاشرتی زندگی میں بہترین طریقے سے اپنا کردار ادا کر سکے۔"

نواں مکالمہ

منظر

آمنہ اور سمرن ایک خوبصورت پارک میں چہل قدمی کر رہی ہیں۔ دونوں کے درمیان عورت کی معاشرتی حیثیت اور عزت کے تحفظ پر بات ہو رہی ہے۔

سمرن: "آمنہ، میں نے سنا ہے کہ اسلام میں عورتوں کو بہت عزت دی گئی ہے، لیکن کیا اسلام میں عورت کا معاشرتی مقام اور اس کی عزت کا تحفظ واقعی اتنا اہم ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، سمرن! اسلام میں عورت کا معاشرتی مقام بہت اہم ہے۔ دراصل، اسلام عورت کو نہ صرف اس کی ذاتی حیثیت میں عزت دیتا ہے بلکہ اس کے حقوق اور مقام کا تحفظ بھی کرتا ہے۔ یہ صرف اسلامی تعلیمات نہیں، بلکہ عملی طور پر بھی عورت کی عزت اور مقام کا خیال رکھا گیا ہے۔"

سمرن: "لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بہت ساری جگہوں پر عورتوں کی عزت کا خیال نہیں رکھا جاتا، خصوصاً بعض ثقافتوں میں جہاں عورت کو کمتر سمجھا جاتا ہے۔ کیا اسلام میں ایسا کچھ ہے؟"

آمنہ: "سچ ہے، سمرن! اسلام میں عورت کی عزت اور مقام کو بہت بلند کیا گیا ہے۔ قرآن اور حدیث میں بار بار اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ عورتوں کو احترام دیا جائے۔ **مثلاً، قرآن میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے: وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا" (النساء: 19) اور ان کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی بسر کرو۔ پھر اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو، اور اللہ اس میں بہت کچھ بھلائی پیدا کر دے۔"**

سمرن: "تو کیا اسلام میں عورت کو اس کی معاشرتی حیثیت کے لحاظ سے کسی حد تک تحفظ فراہم کیا گیا ہے؟"

آمنہ: "بلکل! اسلام نے عورت کے معاشرتی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اس کے حقوق کا تحفظ کیا ہے۔ یہ حقوق اس کی ذاتی زندگی سے لے کر خاندان کی ساخت تک کے تمام پہلوؤں پر محیط ہیں۔ ایک مسلمان عورت کی عزت اور مقام کی ضمانت صرف قوانین نہیں، بلکہ اسلامی معاشرت میں اس کے بنیادی حقوق کا احترام بھی کیا جاتا ہے۔"

سمرن: "یہ تو بہت اچھی بات ہے! کیا اسلام میں عورتوں کو معاشرت میں فعال کردار ادا کرنے کی اجازت ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، اسلام میں عورتوں کے لیے بہت سی اہمیت ہے اور انہیں معاشرتی طور پر فعال ہونے کی اجازت دی گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مثال سامنے ہے، جنہوں نے نہ صرف دین کی تعلیم دی بلکہ مختلف اہم مسائل پر فتویٰ بھی دیا۔ اسلام نے عورتوں کے لیے تعلیم، کام کرنے اور معاشرتی خدمات میں حصہ لینے کے تمام دروازے کھولے ہیں۔"

سمرن: "تو کیا اس کا مطلب ہے کہ اسلام میں عورت کو ایک مکمل فرد کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں عورت کی معاشرتی حیثیت نہ صرف اس کی ذاتی اہمیت پر مبنی ہے، بلکہ اسے ایک فرد کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے۔ اسلام میں عورت کی عزت کا تحفظ اس کے حقوق کی حفاظت کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر، عورت کا حقِ تعلیم، حقِ جائیداد، اور اس کی آزادیِ رائے جیسے حقوق اسلام میں بہت اہم ہیں۔"

سمرن: "تو پھر ہمیں اس بات کو کیسے سمجھنا چاہیے کہ اسلام میں عورت کا احترام اور مقام مرد کے مقابلے میں کیسے ہے؟"

آمنہ: "اسلام میں مرد اور عورت دونوں کے مقام میں فرق نہیں ہے، لیکن ان کے کردار مختلف ہیں۔ اسلام میں یہ بات ضروری ہے کہ دونوں کا احترام کیا جائے اور ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ اسلام کی تعلیمات ہمیں سکھاتی ہیں کہ ہر فرد کا احترام اس کی ذاتی حیثیت اور کردار کی بنا پر کیا جائے، نہ کہ جنس کی بنیاد پر۔"

سمرن: "یعنی، اسلام میں عورت کی عزت کا تحفظ اس کی شخصیت، کردار، اور اخلاقیات کی بنا پر ہے، نہ کہ محض اس کی جنس پر؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں عورت کی عزت کا تحفظ اس کی شخصیت اور اس کے کردار کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ عورت ہے یا مرد، ہر فرد کا مقام اس کی ذاتی خوبیوں اور اللہ کی رضا پر منحصر ہے۔"

سمرن: "یہ بہت سمجھ میں آنے والی بات ہے۔ تو کیا اسلام میں عورت کی عزت کا تحفظ صرف مخصوص حیثیتوں میں ہے، یا یہ معاشرتی طور پر ہر جگہ موجود ہے؟"

آمنہ: "یہ ہر جگہ ہے، سمرن! اسلام کی تعلیمات نے عورت کی عزت کو ایک سماجی اصول بنا دیا ہے۔ ایک مسلمان معاشرت میں عورت کے حقوق کا احترام ہر سطح پر کیا جاتا ہے، چاہے وہ گھر کی سطح ہو یا معاشرتی یا قومی سطح پر۔"

سمرن: "یہ تو بہت متاثر کن ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام میں عورت کی عزت اور مقام کو دنیا بھر میں تسلیم کیا گیا ہے، اور اس کا تحفظ ضروری ہے۔"

آمنہ: "بالکل، سمرن! اسلام نے عورت کو نہ صرف اپنے حقوق دیے بلکہ اس کی عزت اور مقام کا تحفظ بھی کیا ہے، تاکہ وہ ایک فعال اور باعزت فرد کی حیثیت سے معاشرت میں اپنا کردار ادا کر سکے۔"

دسواں مکالمہ

منظر

آمنہ اور سمرن ایک کیفے میں بیٹھے ہیں، جہاں آمنہ سمرن کو اسلامی تعلیمات کے مطابق عورت کی قیادت کے بارے میں بتا رہی ہے۔

سمرن: "آمنہ، میں نے سنا ہے کہ اسلام میں عورتوں کو قیادت کی اجازت نہیں ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟ اور کیا اسلام میں عورت کا کوئی سیاسی یا رہنمائی کا کردار ہو سکتا ہے؟"

آمنہ: "یہ بالکل غلط فہمی ہے، سمرن! اسلام میں عورتوں کو قیادت کے لیے تمام دروازے کھلے ہیں۔ دراصل، اسلام نے عورتوں کو نہ صرف گھریلو سطح پر بلکہ سماجی، سیاسی اور فکری سطح پر بھی رہنمائی کے کردار کے لیے آزاد کیا ہے۔"

سمرن: "لیکن میں نے اکثر سنا ہے کہ اسلام میں عورت کو مسجد کی امامت یا ریاستی سطح پر قیادت کے لیے نہیں رکھا جاتا۔ کیا اس کا کوئی خاص سبب ہے؟"

آمنہ: "اسلام میں عورتوں کے لیے قیادت کے حوالے سے کچھ مخصوص حدود ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ انہیں قیادت کے کسی بھی دوسرے شعبے میں حصہ لینے سے روکا گیا ہے۔ سب سے پہلے تو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اسلامی قیادت کا تصور کسی بھی فرد کی ذاتی صلاحیتوں اور کردار پر منحصر ہوتا ہے، نہ کہ صرف اس کی جنس پر۔"

سمرن: "تو کیا اسلام میں عورتیں ریاستی امور یا سیاسی قیادت میں حصہ نہیں لے سکتیں؟"

آمنہ: "اسلامی تاریخ میں ہمیں ایسی مثالیں ملتی ہیں جہاں عورتوں نے نہ صرف گھریلو بلکہ ریاستی امور میں بھی قیادت کا کردار ادا کیا۔ مثال کے طور پر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ، جنہوں نے جنگ جمل میں اہم سیاسی کردار ادا کیا۔

سمرن: "یہ بہت دلچسپ ہے! تو پھر عورتوں کو قیادت کے دوسرے شعبوں میں حصہ لینے کے لیے اسلامی نقطہ نظر کیا ہے؟"

آمنہ: "اسلام میں عورت کے لیے قیادت کی اجازت ہے، لیکن بعض اوقات مخصوص حالات اور معیارات کی بنا پر کچھ معاملات میں مردوں کو قیادت دی جاتی ہے۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں کہ عورتوں کو اہمیت نہیں دی جاتی یا ان کے لیے قیادت کے دروازے بند ہیں۔ عورت کی رہنمائی کی صلاحیتوں کو اسلام میں سراہا گیا ہے، اور عورت کو معاشرتی تبدیلی میں فعال حصہ لینے کی اجازت دی گئی ہے۔"

سمرن: "تو پھر، کیا اسلام میں عورت کو فکری یا تعلیمی شعبوں میں قیادت کا کردار ادا کرنے کی اجازت ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، بالکل! اسلامی تعلیمات میں عورت کو علم حاصل کرنے اور پھر اس علم کو دوسروں تک پہنچانے کی پوری آزادی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو علم کے لحاظ سے اتنی اہمیت حاصل تھی کہ وہ علم کے معاملے میں بڑے بڑے صحابہ کے استاد تھیں۔ اسی طرح، بہت ساری خواتین نے دین کے مختلف شعبوں میں رہنمائی فراہم کی ہے اور معاشرتی اصلاحات کی راہ دکھائی ہے۔"

سمرن:
"تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عورتوں کے لیے قیادت کے راستے ہر میدان میں کھلے ہیں، اور اسلام نے ان کے لیے کسی بھی شعبے میں قیادت کے کردار کو بند نہیں کیا؟"

آمنہ: "بالکل، سمرن! اسلام میں عورتوں کو رہنمائی کی مکمل اجازت ہے، بشرطیکہ وہ اپنے کردار میں مضبوط، اخلاقی اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ کر عمل کریں۔ اسلام میں عورت کے قیادت کے لیے کوئی خاص پابندیاں نہیں ہیں، سوائے اس کے کہ کچھ مخصوص حالات میں، جیسے کہ نماز کی امامت، ایک مرد کو اس کی روحانی قیادت کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔"

سمرن: "تو اسلام میں عورت کی قیادت کو کیسے دیکھنا چاہیے؟"

آمنہ: "اسلام میں عورت کی قیادت کو ایک اہم اور ضروری عنصر سمجھا جاتا ہے۔ ہر شعبے میں عورت کی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرنا چاہیئے، چاہے وہ تعلیم ہو، سیاست ہو، یا معاشرتی خدمات ہو۔ اسلام نے عورت کو مکمل انسانی حقوق دیے ہیں اور اس کے قیادت کے کردار کو بھی تسلیم کیا ہے، بس ان کی قیادت کی نوعیت حالات اور ضرورت کے مطابق مختلف ہو سکتی ہے۔"

سمرن: "یہ واقعی بہت سادہ اور واضح بات ہے۔ تو اسلام میں عورت کا قیادت میں کردار بہت وسیع اور متنوع ہے، اور اس کے لیے کوئی خاص رکاوٹ نہیں ہے؟"

آمنہ: "بلکل! اسلام میں عورت کے لیے قیادت کے دروازے کھلے ہیں، اور اس کا کردار نہ صرف معاشرتی بلکہ مذہبی، سیاسی اور فکری میدانوں میں بھی اہم ہو سکتا ہے۔ اسلام نے عورت کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے اور اسے اپنے کردار کی پوری آزادی دی ہے۔"

گیارھواں مکالمہ

منظر

آمنہ اور سمرن ایک پُرسکون کیفے میں بیٹھ کر چائے پی رہی ہیں۔ سمرن نے ایک سوال اٹھایا جس پر آمنہ اس کی وضاحت دے رہی ہے۔

سمرن: ''آمنہ، ایک بات بتاؤ، کیا اسلام میں عورت کو مالی خود مختاری دی گئی ہے؟ کیا اسے اپنی جائیداد، مال اور دولت پر مکمل اختیار حاصل ہے؟''

آمنہ: ''جی ہاں، سمرن! اسلام میں عورت کو مکمل مالی خود مختاری دی گئی ہے۔ اسلام میں ہر فرد کو اپنی جائیداد پر مکمل حق حاصل ہے، اور عورتوں کو بھی اپنی دولت اور جائیداد پر کوئی کمزوری یا پابندی نہیں ہے۔''

سمرن: ''تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت اپنی کمائی، جائیداد اور مال کو جس طرح چاہے استعمال کر سکتی ہے؟''

آمنہ: ''جی ہاں، بالکل! اسلام میں عورت کو اپنی کمائی پر مکمل اختیار حاصل ہے۔ وہ اپنے مال کو جس طرح چاہے خرچ کر سکتی ہے، اسے بچا سکتی ہے، اور اپنی مرضی سے کسی کو تحفے یا صدقہ بھی دے سکتی ہے۔ اس پر شوہر یا والد کا کوئی بھی حق نہیں ہوتا۔''

سمرن: ''لیکن میں نے سنا ہے کہ اسلام میں مرد پر عورت کی مالی کفالت کا ذمہ ہوتا ہے۔ تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ عورت کو اپنی مالی آزادی کی ضرورت نہیں؟''

آمنہ: ''یہ سوال بہت اہم ہے، سمرن! حقیقت میں، اسلام میں مرد پر عورت کی مالی کفالت کا ذمہ اس لیے ہے تاکہ عورت کو معاشی پریشانیوں سے آزاد رکھا جائے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ عورت اپنی زندگی میں مالی طور پر محفوظ رہے، اور اس پر کسی قسم کا معاشی بوجھ نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں عورت کو وراثت، کمائی اور دیگر مالی حقوق پر مکمل اختیار دیا گیا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ مرد کو مالی طور پر عورت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔''

سمرن: "تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام میں عورت کو مالی آزادی ہے، لیکن مرد کے لیے اس کی کفالت ضروری ہے؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں عورت کی مالی آزادی کا احترام کیا گیا ہے، اور اس کے مال، جائیداد اور کمائی پر کسی کو بھی بلا اجازت اختیار نہیں ہے۔ مرد کو معاشی بوجھ اٹھانے کا ذمہ دیا گیا ہے، لیکن عورت کی مالی خود مختاری میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔"

سمرن: "اور کیا یہ صرف شادی شدہ عورتوں کے لیے ہے یا غیر شادی شدہ عورتوں کے لیے بھی؟"

آمنہ: "اسلام میں یہ حقوق تمام عورتوں کے لیے ہیں، چاہے وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ ایک غیر شادی شدہ عورت کو بھی اپنی وراثت، کمائی اور جائیداد پر مکمل اختیار حاصل ہے۔ کوئی بھی شخص اس پر قبضہ نہیں کر سکتا، چاہے وہ اس کا والد، بھائی یا شوہر ہو۔"

سمرن: "یہ تو بہت اچھا ہے کہ اسلام میں عورت کی مالی آزادی کو اتنی اہمیت دی گئی ہے۔ تو کیا اس میں عورت کی جائیداد کے سلسلے میں کوئی خاص ہدایات بھی ہیں؟"

آمنہ: "جی ہاں، اسلام میں عورت کے مالی حقوق اور جائیداد کے سلسلے میں بہت واضح ہدایات دی گئی ہیں۔ قرآن میں عورت کو وراثت میں حصہ دینے کی بات کی گئی ہے۔ اور اس کے مال اور جائیداد کو اس کی مرضی سے استعمال کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ اسلام میں عورت کا مالی استحصال نہیں کیا جا سکتا۔"

سمرن: "یہ سن کر بہت اچھا لگا، آمنہ! تو اسلام نے عورت کو مالی خود مختاری دے کر اس کی عزت اور مقام کو بلند کیا ہے۔"

آمنہ: "جی ہاں، سمرن! اسلام میں عورت کی مالی خود مختاری کو تسلیم کر کے اس کو اس کے حقوق دیلے گئے ہیں، تاکہ وہ زندگی کی تمام جہتوں میں آزاد اور بااختیار ہو سکے۔ یہی اسلام کی خوبصورتی ہے کہ وہ عورت کو ہر سطح پر عزت دیتا ہے اور اس کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔"

بارہواں مکالمہ

منظر

آمنہ اور سمرن ایک پُرسکون پارک میں بیٹھ کر باتیں کر رہی ہیں۔ سمرن نے ایک سوال پوچھا ہے جس پر آمنہ اسے تفصیل سے جواب دے رہی ہے۔

سمرن: "آمنہ، ایک سوال ہے، میں نے سنا ہے کہ اسلام میں عورت کی گواہی کو مکمل طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا۔ کیا یہ سچ ہے؟ اگر عورت گواہی دیتی ہے تو کیا اس کی گواہی کی حیثیت مرد کی گواہی کے برابر ہے؟"

آمنہ: "یہ سوال بہت اہم ہے، سمرن! اور حقیقت میں، تمہاری جو بات ہے وہ بعض لوگوں کے درمیان غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اسلام میں عورت کی گواہی کا حق تسلیم کیا گیا ہے، لیکن یہ بات بھی ہے کہ گواہی کے بارے میں قرآن اور حدیث میں کچھ مخصوص ہدایات دی گئی ہیں جو مخصوص حالات میں ہوتی ہیں۔"

سمرن: "تو پھر کیا عورت کی گواہی کو تسلیم نہیں کیا جاتا؟"

آمنہ: "اسلام میں عورت کی گواہی کا انکار نہیں کیا جاتا، لیکن قرآن میں ایک آیت ہے جس میں کہا گیا ہے کہ 'دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے'(القرآن 2:282)۔ یہ حکم اس لیے ہے کیونکہ تاریخ میں عورتوں کی تعلیم اور معاشرتی حالات مختلف تھے، اور اس کا مقصد گواہی کی درستگی کو یقینی بنانا تھا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عورت کی گواہی کا احترام کم ہے، بلکہ اس کا مقصد اس وقت کے حالات میں گواہی کی سچائی کو مزید یقینی بنانا تھا۔"

سمرن: "تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کی گواہی مرد کے برابر نہیں ہے؟"

آمنہ: "دیکھو، سمرن! یہ حکم خاص حالات کے لیے تھا، جیسے کہ تجارتی معاملات یا مالی معاملات میں، جہاں تجربہ اور مشاہدہ زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اس کا مقصد گواہی کے اعتبار کو بڑھانا تھا، نہ کہ عورت کی عزت یا اس کے مقام کو کم کرنا۔ اس کے باوجود، جب کوئی عورت اکیلی گواہی دیتی ہے تو اس کی گواہی بھی قابلِ قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ وہ مکمل طور پر سچی ہو۔"

سمرن: "لیکن کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ عورتوں کو مردوں کی نسبت کم تر سمجھا جاتا ہے؟"

آمنہ: "نہیں، سمرن! یہ بالکل غلط فہمی ہے۔ اسلام میں عورت کا مقام بہت بلند ہے، اور اس کے حقوق کا مکمل تحفظ کیا گیا ہے۔ گواہی کے بارے میں جو حکم آیا ہے، وہ صرف ایک مخصوص موقع پر تھا، اور اس کا مقصد کسی کی عزت کم کرنا نہیں تھا۔ درحقیقت، اگر عورت کی گواہی مرد کے برابر ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اگر وہ اکیلی گواہی دیتی ہے، تو وہ بھی قابلِ قبول ہوتی ہے۔"

سمرن: "تو کیا اسلام میں عورت کے گواہی دینے کا حق بالکل تسلیم کیا گیا ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، بالکل! اسلام میں عورت کی گواہی کا حق تسلیم کیا گیا ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ کئی اہم مواقع پر عورتوں کی گواہیوں کو تسلیم کیا گیا، جیسے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گواہی حدیث کی کتابوں میں ایک بڑی مثال ہے۔ اسی طرح، عورتوں نے مختلف فتووں اور اہم معاملات میں گواہ کے طور پر کردار ادا کیا ہے۔"

سمرن: "تو پھر عورت کی گواہی کے متعلق جو یہ تصور ہے کہ اسے مرد کی نسبت کم تر سمجھا جاتا ہے، وہ غلط ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، بالکل! جو تصور تم نے سنا ہے وہ غلط ہے۔ اسلام میں عورت کی عزت اور مقام انتہائی بلند ہے، اور اسے ہر لحاظ سے وہ حقوق دیے گئے ہیں جن سے اس کا کردار اور گواہی بھی مکمل طور پر معتبر ہے۔"

سمرن: "آمنہ، یہ بہت دلچسپ بات ہے کہ اسلام میں عورت کے حقوق کا اتنا مکمل اور جامع تحفظ کیا گیا ہے، خاص طور پر اس کے گواہی کے حق کے حوالے سے۔"

آمنہ: "جی ہاں، سمرن! اسلام میں عورت کو مکمل حقوق دیے گئے ہیں، اور اس کی گواہی کا احترام کیا جاتا ہے۔ یہ صرف مخصوص حالات کے تحت ہوتا ہے تاکہ گواہی کی سچائی کو یقینی بنایا جا سکے، اور اس کا مقصد عورت کو کم تر سمجھنا نہیں ہے۔"

تیرہواں مکالمہ

منظر

آمنہ اور سمرن ایک پارک میں چلتے ہوئے باتیں کر رہی ہیں۔ سمرن نے آمنہ سے ایک اور سوال پوچھا ہے جو عورت کے جسمانی تحفظ کے بارے میں ہے۔

سمرن: "آمنہ، ایک سوال ہے جو ہمیشہ میرے دماغ میں آتا ہے۔ بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں عورت کے جسمانی تحفظ کا کوئی خاص انتظام نہیں ہے، اور کہ عورتوں کو اپنے حقوق کے لیے لڑنا پڑتا ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟"

آمنہ: "سمرن، یہ سوال بہت اہم ہے اور اس کا جواب بہت واضح ہے۔ اسلام میں عورت کے جسمانی تحفظ کے حوالے سے بہت سخت ہدایات دی گئی ہیں، اور عورت کو ہر قسم کے جسمانی تشدد اور زیادتی سے بچانے کے لیے واضح طور پر حفاظتی تدابیر فراہم کی گئی ہیں۔"

سمرن: "لیکن بہت ساری عورتیں دنیا بھر میں جسمانی تشدد کا شکار ہو رہی ہیں۔ کیا اسلام میں اس کے حوالے سے کوئی خاص قانون ہے؟"

آمنہ: "بلکل! اسلام میں عورت کے جسمانی تحفظ کے بارے میں بہت واضح ہدایات ہیں۔ قرآن اور حدیث دونوں میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا ضروری ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے اپنی آخری تقریر میں بھی فرمایا تھا کہ 'تمہاری عورتیں تمہاری ماں کی طرح (عزت کی حقدار) ہیں، اور تمہیں ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے۔'"

سمرن: "تو پھر کیا اسلام میں جسمانی تشدد کے خلاف کوئی قانون نہیں ہے؟"

آمنہ: "اسلام میں جسمانی تشدد کے خلاف سخت ترین اقدامات ہیں۔ کسی بھی صورت میں عورت پر ظلم یا تشدد کرنا قطعی طور پر ممنوع ہے۔ اگر کوئی مرد اپنی بیوی یا کسی عورت کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے، تو اسے سخت سزاؤں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ **قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ**

"وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ" (القرآن 4:19)- "اور تم اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔" اسی طرح حدیث میں بھی آتا ہے کہ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ (سنن ابو داؤد، :2146) "اللہ کی بندیوں (عورتوں) کو نہ مارو۔" اور ایک جگہ فرمایا اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا (صحیح بخاری،: 5185) "عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو۔"

" دوسری جگہ فرمایا "خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ" (سنن ابن ماجہ) "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہترین سلوک کرتا ہے۔"

سمرن: "یہ بہت اچھا ہے کہ اسلام میں عورت کے جسمانی تحفظ کے لیے اتنی واضح ہدایات دی گئی ہیں۔ لیکن پھر بھی دنیا بھر میں خواتین کے ساتھ تشدد کی خبریں آتی ہیں۔ اسلام میں عورت کے جسمانی حقوق کے تحفظ کے حوالے سے کیا اقدامات کیے گئے ہیں؟"

آمنہ: "اسلام میں عورت کے حقوق کا تحفظ ایک بہت ہی سنگین معاملہ ہے۔ عورتوں کی عزت، ان کے جسمانی حقوق، اور ان کی حفاظت کے لیے اسلامی شریعت نے جو قوانین بنائے ہیں وہ بہت واضح اور سخت ہیں۔ جیسے کہ اگر کسی مرد نے عورت کے ساتھ جسمانی تشدد کیا، تو اس کے خلاف عدلیہ میں شکایت کی جا سکتی ہے، اور اس کی سزا ہو سکتی ہے۔ اسی طرح، نکاح کے معاملات میں بھی عورت کی رضا اور تحفظ کو فوقیت دی جاتی ہے۔"

سمرن: "یہ تو بہت ہی معقول بات ہے۔ تو پھر اسلام میں عورت کو جسمانی تحفظ فراہم کرنے کے لیے کوئی خاص تدابیر ہیں؟"

آمنہ: "جی ہاں، اسلام میں عورت کے جسمانی تحفظ کے لیے بہت سی تدابیر رکھی گئی ہیں۔ سب سے اہم یہ کہ اسلام میں غیر محرم مردوں اور عورتوں کے درمیان حدود طے کی گئی ہیں تاکہ جسمانی نقصان سے بچا جا سکے۔ اس کے علاوہ، اسلامی معاشرت میں عورت کو ہر قسم کے جسمانی، ذہنی یا جذباتی تشدد سے بچانے کے لیے سختی سے ہدایات دی گئی ہیں۔"

سمرن: "تو کیا عورت کے جسمانی حقوق کا تحفظ اسلام میں ایک مکمل نظام کے تحت کیا گیا ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام میں عورت کے جسمانی حقوق کا تحفظ صرف لفظوں تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے عملی طور پر بھی مکمل نظام موجود ہے۔ اس میں عورت کی عزت، اس کی حفاظت، اور اس کے جسمانی حقوق کا تحفظ کیا جاتا ہے۔ اسلامی معاشرہ میں کسی بھی عورت پر ظلم اور تشدد کرنے کو قطعی طور پر ناپسند کیا گیا ہے اور اسے سختی سے روکا گیا ہے۔"

سمرن: "آمنہ، یہ واقعی بہت اہم بات ہے کہ اسلام میں عورت کے جسمانی حقوق اور اس کی عزت کا اتنا خیال رکھا گیا ہے۔"

آمنہ: "بالکل سمرن! اور یہ صرف شروع کی بات نہیں، بلکہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنے معاشرتی کردار کے تحت عورت کے حقوق کا مکمل احترام کرے اور اس کی جسمانی حفاظت کو یقینی بنائے۔"

چودھواں مکالمہ

منظر

آمنہ اور سمرن ایک کیفے میں بیٹھے ہیں، جہاں دونوں کے درمیان گہری گفتگو ہو رہی ہے۔ سمرن نے آمنہ سے مردوں کے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں سوال کیا ہے۔

سمرن: "آمنہ، ایک اور سوال ہے جو ہمیشہ میرے ذہن میں آتا ہے۔ بہت ساری جگہوں پر یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام میں مردوں کو عورتوں پر مکمل اختیار حاصل ہے اور ان پر سخت رویہ اپنانا جائز ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟ اسلام مردوں کو عورتوں کے ساتھ کس طرح سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے؟"

آمنہ: "سمرن، یہ سوال بہت اہم ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک غلط فہمی ہے جو کچھ لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ اسلام میں مردوں کے لیے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے، **اور حضرت محمدﷺ نے اپنی آخری تقریر میں فرمایا تھا:فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ" (صحیح مسلم)**

"اللہ سے ڈرو اور عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو، کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے اور تم نے ان کے جسموں کو اللہ کے کلمے کے ذریعے حلال کیا ہے۔"

یہ حدیث اس بات کو واضح کرتی ہے کہ اسلام میں عورتوں کو بہت عزت اور احترام دیا گیا ہے، اور مردوں کے لیے ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا ضروری ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغام میں عورتوں کے حقوق کی حفاظت کی تاکید کی، اور ان کے ساتھ برتاؤ میں نرمی، محبت، اور احترام کو ضروری قرار دیا۔

سمرن: "یہ تو بہت اچھی بات ہے! تو پھر اسلام میں مردوں کو عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے حوالے سے کیا خاص ہدایات دی گئی ہیں؟"

آمنہ: "اسلام میں مردوں کو عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لیے بہت واضح ہدایات دی گئی ہیں۔ **قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قرآن کی آیت "وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ" (القرآن 4:19) 'اور اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ'۔ اور حضرت محمدﷺ نے فرمایا: "خيركم خيركم لأهله" (سنن ابن ماجہ) 'سب سے بہترین تم میں وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔'"**

سمرن: "تو اسلام میں عورت کے حقوق کے بارے میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟ کیا ان کے حقوق کا احترام ضروری ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، اسلام میں عورت کے حقوق کا احترام بہت ضروری ہے۔ مرد کو عورت کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تاکید کی گئی ہے، اور اس کے حقوق کا خیال رکھنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر ایک مرد اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہے، تو یہ اس کی ایمان کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ حضرت محمدﷺ کی زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ انتہائی احترام اور محبت سے پیش آتے تھے۔"

سمرن: "یہ بہت ہی شاندار ہے! تو اسلام میں مردوں کے لیے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی حدود کیا ہیں؟"

آمنہ: "اسلام میں حسن سلوک کی حدود بہت واضح ہیں۔ مرد کو اپنی بیوی کی عزت کرنی چاہیے، اسے مادی طور پر فراہم کرنا چاہیے، اور اس کے جذبات اور احساسات کا احترام کرنا چاہیے۔ اسلام میں عورت کی ذاتی آزادی اور اس کے انتخاب کے حقوق کو تسلیم کیا گیا ہے، اور مرد کو اپنی بیوی کی رائے اور احساسات کو سنجیدہ طور پر لینا چاہیے۔"

سمرن: "تو پھر کیا مردوں کو اپنی بیوی کی مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ کرنے کا حق ہے؟"

آمنہ: اسلام میں نکاح ایک باہمی معاہدہ ہے، جس میں دونوں فریقین کی رضا مندی ضروری ہے۔ کسی بھی عورت کی مرضی کے بغیر نکاح کرنا یا اس پر کسی قسم کا فیصلہ زبردستی مسلط کرنا اسلام میں جائز نہیں ہے۔

<u>حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ" (صحیح بخاری، حدیث نمبر: 5136)</u>

<u>"کسی بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے، اور کسی کنواری کا نکاح اس کی رضامندی کے بغیر نہ کیا جائے۔"</u>

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ نکاح میں عورت کی اجازت اور مرضی بنیادی حیثیت رکھتی ہے، اور کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ عورت کی ناپسندیدگی کے باوجود اس پر نکاح مسلط کرے۔

اسی طرح، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ" (سنن ابو داؤد، حدیث نمبر: 236)

"عورتیں مردوں کی ہم مثل ہیں۔"

یہ حدیث عورتوں اور مردوں کی دینی حیثیت کے حوالے سے مساوات کی نشاندہی کرتی ہے، یعنی دونوں کے حقوق اور فرائض اپنی جگہ اہم ہیں، اور اسلام میں خواتین کو بھی رائے، مرضی اور فیصلے کا اختیار حاصل ہے۔

لہٰذا، اسلام میں شوہر کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنی بیوی پر کوئی ایسا فیصلہ زبردستی مسلط کرے جو اس کی مرضی کے خلاف ہو، اور نکاح جیسے اہم معاملے میں عورت کی مکمل رضامندی ضروری ہے۔

سمرن: "تو مردوں کو عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ذمہ داری اسلام میں کس طرح طے کی گئی ہے؟"

آمنہ: "اسلام میں مردوں کے لیے بہت سخت ہدایات ہیں کہ وہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کریں، اور یہ صرف ظاہری نہیں بلکہ دل سے ہونا چاہیے۔ اس میں انہیں اپنی بیویوں کی تکالیف اور خوشیوں کا خیال رکھنا ہوتا ہے، اور اگر کبھی اختلافات ہوں تو ان کو نرمی اور حکمت سے حل کرنا ہوتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی زندگی اس کا بہترین نمونہ ہے، وہ اپنی بیویوں کے ساتھ ہمیشہ نرمی اور حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔"

سمرن: "یہ بہت متاثر کن باتیں ہیں آمنہ! تو یہ کہنے کا مطلب ہے کہ اسلام میں مردوں کو عورتوں کے ساتھ سختی کرنے کا نہیں بلکہ ان کے ساتھ محبت اور حسن سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟"

آمنہ: "بالکل سمرن! اسلام میں مردوں کو عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت دی گئی ہے۔ کوئی بھی مرد جو اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہے، وہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزار رہا ہے۔ اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ عورتوں کا احترام اور ان کے حقوق کا خیال رکھنا نہ صرف معاشرتی ضرورت ہے بلکہ دین کے اصولوں کے مطابق بھی فرض ہے۔"

سمرن: "آمنہ، میں تمہاری باتوں سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ یہ باتیں سن کر مجھے اسلام کے بارے میں ایک نئی سمجھ آئی ہے۔"

آمنہ: "میں خوش ہوں کہ تمہیں یہ باتیں سمجھ آئی ہیں، سمرن۔ اسلام میں ہر انسان کے حقوق کا احترام کیا گیا ہے، اور خاص طور پر عورتوں کے حقوق کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔"

پندرھواں مکالمہ

منظر

آمنہ اور سمرن ایک خوبصورت باغ میں چلتے ہوئے گفتگو کر رہی ہیں۔ سمرن نے آمنہ سے عورت کے شرعی حقوق کے بارے میں مزید جاننے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

سمرن: "آمنہ، ایک بات ہمیشہ میری سمجھ میں نہیں آتی۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق کو کم کیا گیا ہے اور ان کے حقوق کو محدود کر دیا گیا ہے۔ کیا اسلام میں عورتوں کے شرعی حقوق واقعی محفوظ ہیں؟"

آمنہ: "سمرن، یہ ایک اہم سوال ہے اور اس پر واضح بات کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے اور انہیں بہت سی شرعی حقوق دی گئی ہیں جو ان کی عزت، وقار اور آزادی کے تحفظ کے لیے ضروری ہیں۔ دراصل، اسلام نے عورتوں کو وہ حقوق دیے ہیں جو کسی بھی معاشرتی نظام میں ان کا حق بنتے ہیں۔"

سمرن: "تو اسلام میں عورت کے شرعی حقوق میں کیا چیزیں شامل ہیں؟ کیا اس کا کوئی خاص ذکر ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، اسلام میں عورتوں کے مختلف شرعی حقوق ہیں، اور یہ حقوق قرآن اور حدیث میں بہت تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر، عورت کا حقِ وراثت، حقِ تعلیم، حقِ شادی میں رضا، حقِ طلاق، اور حقِ معیشت شامل ہیں۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ **وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۚ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا (النساء: 32) "اور اس چیز کی تمنا نہ کرو جس کے ذریعے اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ مردوں کے لیے ان کے اعمال کے مطابق حصہ ہے، اور عورتوں کے لیے ان کے اعمال کے مطابق حصہ ہے۔ اور اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو، بے شک اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔"**

سمرن: "تو کیا عورتوں کو اسلام میں وراثت میں حصہ دینا فرض ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، اسلام میں عورت کو وراثت میں حصہ دینا فرض ہے۔ قرآن میں واضح طور پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ مرد اور عورت کو ان کے حقوق کے مطابق وراثت دی جائے۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ وراثت میں حصہ اس بات پر منحصر نہیں ہوتا کہ وہ عورت ہے یا مرد، بلکہ اس کا دارومدار اس کے خاندان کے تعلقات اور اس کے مخصوص حالات پر ہوتا ہے۔"

سمرن: "یہ تو بہت اہم بات ہے! اور طلاق کے حوالے سے اسلام میں عورت کے حقوق کا کیا مقام ہے؟"

آمنہ: "اسلام میں عورت کو طلاق کے حق میں بھی تحفظ حاصل ہے۔ اگرچہ طلاق ایک ناپسندیدہ عمل ہے، لیکن اگر حالات اتنے خراب ہوں کہ زندگی گزارنا مشکل ہو، تو عورت کو طلاق لینے کا حق ہے۔ اور مرد کو بھی یہ ذمہ داری دی گئی ہے کہ وہ عورت کے حقوق کی حفاظت کرے، اور اگر طلاق دے بھی دے تو اسے مناسب طریقے سے اور عورت کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے دے۔"

سمرن: "تو اسلام میں عورت کو طلاق کے بعد بھی اس کے حقوق کا تحفظ ہوتا ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، بالکل! طلاق کے بعد بھی عورت کے مالی حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے۔ اسے عدت کے دوران نفقہ دیا جاتا ہے، اور وہ اپنے مالی معاملات میں خودمختار رہتی ہے۔ اس کے علاوہ، اگر عورت کی طلاق کے بعد اس کے بچے ہوں تو وہ بھی اس کے ساتھ رہنے کا حق رکھتی ہے، اور بچے کی پرورش میں اس کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے۔"

سمرن: "اور تعلیم کے حوالے سے اسلام میں عورت کے حقوق کا کیا حکم ہے؟"

آمنہ: "اسلام میں عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا پورا حق دیا گیا ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: 'علم کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔' یعنی مرد اور عورت دونوں کو تعلیم حاصل کرنے کا برابر حق ہے، اور یہ فرض سمجھا جاتا ہے کہ وہ علم حاصل کریں۔"

سمرن: "یہ تو بہت شاندار ہے! تو عورت کے شرعی حقوق کا تحفظ صرف ایک دینی حکم نہیں بلکہ ایک معاشرتی ضرورت بھی ہے؟"

آمنہ: "بالکل، سمرن! اسلام میں عورت کے حقوق کا تحفظ ایک معاشرتی ضرورت بھی ہے۔ اس سے نہ صرف عورت کا وقار اور عزت محفوظ ہوتی ہے، بلکہ پورے معاشرے میں انصاف اور برابری کا قیام بھی ہوتا ہے۔ اسلام میں عورت کے حقوق کو صرف فرد کے حقوق نہیں سمجھا جاتا، بلکہ یہ ایک معاشرتی فلاح و بہبود کا حصہ ہے۔"

سمرن: "آمنہ، یہ سب سن کر مجھے اسلام کے بارے میں بہت کچھ نیا سیکھنے کو ملا۔ اب مجھے سمجھ آ رہا ہے کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق کا کتنی اہمیت ہے اور ان کا تحفظ کیسے کیا گیا ہے۔"

آمنہ: "مجھے خوشی ہے کہ تمہیں یہ باتیں سمجھ آئیں، سمرن۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ نہ صرف دین کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے، بلکہ یہ ہماری معاشرتی ذمہ داری بھی ہے کہ ہم ان کے حقوق کی حفاظت کریں اور انہیں عزت دیں۔"

سولہواں مکالمہ

منظر: آمنہ اور سمرن ایک کمرے میں بیٹھ کر چائے پی رہی ہیں۔ سمرن آمنہ سے عورت کے گھریلو اور بچوں کی تربیت میں کردار کے بارے میں مزید جاننا چاہتی ہے۔

سمرن: "آمنہ، میں نے ہمیشہ سنا ہے کہ عورت کا سب سے اہم کردار گھر میں ہوتا ہے، اور وہ بچوں کی تربیت کے لیے ذمہ دار ہوتی ہے۔ کیا اسلام میں عورت کو بچوں کی تربیت کا خاص حکم دیا گیا ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، سمرن! اسلام میں عورت کے گھریلو کردار کو بہت اہمیت دی گئی ہے، اور اس کی تربیت کے بارے میں بہت واضح ہدایات دی گئی ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، عورت کا بنیادی کردار اپنے خاندان کی فلاح و بہبود میں شامل ہوتا ہے، خاص طور پر بچوں کی تربیت میں۔"

سمرن: "یہ تو بہت دلچسپ ہے! تو اسلام میں بچوں کی تربیت کے حوالے سے عورت کی ذمہ داری کیا ہے؟"

آمنہ: "اسلام میں بچوں کی تربیت کا ایک اہم حصہ ہے، اور اس کی بنیادی ذمہ داری ماں پر ہے۔ **حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ" 'تم سب ذمہ دار ہو اور ہر شخص اپنی ذمہ داری کا سوال کیا جائے گا' (بخاری)۔** ماں وہ ہے جو بچے کو ابتدائی تعلیم، اخلاقیات، اور صحیح رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ بچوں کی سب سے پہلی اور سب سے مؤثر تعلیم گھر میں ہی شروع ہوتی ہے، اور ماں کا کردار اس میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔"

سمرن: "تو کیا صرف ماں ہی بچوں کی تربیت کے لیے ذمہ دار ہے، یا باپ کا بھی کوئی کردار ہے؟"

آمنہ: "سمرن، بچوں کی تربیت میں دونوں والدین کا کردار بہت اہم ہے، مگر ابتدائی تربیت اور اخلاقی تعلیم میں ماں کا کردار بہت زیادہ ہوتا ہے۔ **نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اطلبوا العلم من المهد إلى اللحد" (ابن ماجہ) 'علم حاصل کرو، ماں کے پیٹ سے لے کر قبر**

تک'۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بچہ جب پہلی بار دنیا میں آتا ہے، تو وہ سب سے پہلے اپنی ماں سے سیکھتا ہے۔ ماں کی گود وہ پہلی جگہ ہے جہاں بچے کی ابتدائی تعلیم کا آغاز ہوتا ہے، اور یہی اس کی اخلاقی بنیاد بھی ہوتی ہے۔"

سمرن: "یہ تو بہت خوبصورت بات ہے! تو اسلام میں بچوں کی تربیت کے حوالے سے کیا اصول دیے گئے ہیں؟"

آمنہ: "اسلام میں بچوں کی تربیت کے حوالے سے کئی اہم اصول ہیں۔ سب سے پہلے یہ ہے کہ بچوں کو محبت، احترام، اور نرم دلی سے تربیت دی جائے۔ انہیں تعلیم دی جائے کہ وہ اللہ اور رسول ﷺ کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزاریں۔ اس کے علاوہ، والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کے سامنے اچھا نمونہ پیش کریں، تاکہ بچے اپنے والدین کی نقل کریں۔"

سمرن: "یعنی بچوں کی تربیت کے لیے صرف تعلیم ہی نہیں بلکہ اچھے اخلاق بھی ضروری ہیں؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں بچوں کی تربیت میں صرف علم کا نہیں بلکہ اخلاق کا بھی بہت بڑا کردار ہے۔ **حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ" (ابن ماجہ) 'میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں'۔** اگر بچے اپنے والدین کے اچھے اخلاق دیکھیں گے تو وہ بھی اسی طرح کے اخلاق اپنائیں گے۔"

سمرن: "تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ عورت کا گھریلو کردار صرف بچوں کی تربیت تک محدود نہیں ہے بلکہ پورے خاندان کی فلاح کے لیے بھی ضروری ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، بالکل! عورت کا کردار گھر کے اندر ایک ستون کی طرح ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف بچوں کی تربیت کرتی ہے، بلکہ وہ پورے خاندان کو ایک اچھی اور مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔ اس کی محبت اور محنت سے ہی پورے خاندان کا ماحول خوشگوار اور پرامن رہتا ہے۔"

سمرن: "یہ سب سن کر مجھے یہ سمجھ آیا کہ عورت کا گھریلو کردار کتنی بڑی اہمیت رکھتا ہے، اور اس کی ذمہ داری بھی کتنی سنگین ہوتی ہے۔"

آمنہ: "سمرن، یہ بالکل درست ہے۔ عورت کا کردار گھر میں صرف ایک معمولی ذمہ داری نہیں ہے، بلکہ یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو معاشرتی ترقی اور فلاح میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسلام نے عورت کی اہمیت کو بہت سمجھا ہے اور اس کے گھریلو کردار کو سراہا ہے۔"

سمرن: "میں نے ہمیشہ یہ سنا تھا کہ اسلام میں عورت کے حقوق کم ہیں، لیکن اب مجھے سمجھ آ رہا ہے کہ اسلام نے عورت کو بچوں کی تربیت اور گھریلو ذمہ داریوں میں ایک اہم اور معتبر مقام دیا ہے۔"

آمنہ: "مجھے خوشی ہے کہ تمہیں یہ باتیں سمجھ آئیں، سمرن۔ اسلام میں عورت کے گھریلو کردار کو بڑی عزت دی گئی ہے، اور اس کا اثر نہ صرف اپنے خاندان پر ہوتا ہے بلکہ پورے معاشرے پر بھی پڑتا ہے۔"

سترھواں مکالمہ

منظر: آمنہ اور سمرن ایک کیفے میں بیٹھ کر چائے پی رہی ہیں۔ سمرن آمنہ سے عورت کے سفر اور آزادانہ نقل و حرکت کے بارے میں سوالات کرنا چاہتی ہے۔

سمرن: "آمنہ، میں نے سنا ہے کہ اسلام میں عورت کے سفر پر بعض پابندیاں ہیں۔ کیا یہ بات سچ ہے؟ اور اگر ہے تو کیوں؟"

آمنہ: "سمرن، تمہارا سوال بہت اہم ہے، اور مجھے خوشی ہے کہ تم نے اس موضوع پر سوال کیا۔ اسلام میں عورت کے سفر کے حوالے سے جو ہدایات دی گئی ہیں، وہ دراصل اس کی حفاظت کے لیے ہیں۔ اسلام نے عورت کو آزادی دی ہے، مگر اس آزادی کا مقصد اس کی فلاح اور تحفظ ہے۔"

سمرن: "تو کیا عورت کو سفر کرنے کا حق نہیں ہے؟"

آمنہ: "نہیں، اسلام میں عورت کو سفر کرنے کا حق بالکل دیا گیا ہے، بشرطیکہ اس سفر میں اس کی عزت اور حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔ **رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لا تَسافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ" (صحيح مسلم) "کوئی عورت اپنے محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔"**
اس حدیث میں اسلام کی طرف سے ایک احتیاطی تدبیر پیش کی گئی ہے تاکہ عورت کی عزت اور حفاظت کی ضمانت دی جا سکے۔ اسلام میں عورت کو اپنے حقوق کا پورا تحفظ حاصل ہے، اور سفر کی آزادی اس کی حفاظت کے ساتھ مشروط ہے تاکہ کسی قسم کی مشکلات یا مشکلات سے بچا جا سکے۔

سمرن: "یہ تو بہت دلچسپ ہے! تو کیا اسلام میں عورت کے سفر کے لیے کچھ خاص اصول ہیں؟"

آمنہ: "جی ہاں، اسلام میں عورت کے سفر کے لیے کچھ بنیادی اصول ہیں۔ سب سے اہم اصول یہ ہے کہ سفر کے دوران عورت کی حفاظت کا خیال رکھا جائے۔ عورت کو اس سفر میں ایسی جگہوں سے بچنا چاہیے جہاں اس کی عزت یا جان کو خطرہ ہو۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ عورت کو سفر کے لیے کسی محرم کے ساتھ جانا ضروری ہے، تاکہ اس کی عزت اور حفاظت کی ضمانت ہو۔"

سمرن: "تو کیا محرم کے بغیر عورت کو سفر کی اجازت نہیں؟"

آمنہ: "اسلام میں محرم کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے تاکہ عورت کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس کا مقصد عورت کی آزادی پر پابندی لگانا نہیں ہے، بلکہ اس کی فلاح اور سلامتی ہے۔ مگر اگر حالات ایسے ہوں کہ عورت کا سفر محرم کے بغیر ضروری ہو، تو بعض علماء کے مطابق وہ سفر کرنا ممکن ہو سکتا ہے بشرطیکہ اس کی عزت اور حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔"

سمرن: "تو کیا عورت کو دنیا کے کسی بھی حصے میں سفر کرنے کی آزادی ہے؟"

آمنہ: "ہاں، اسلام میں عورت کو دنیا کے کسی بھی حصے میں سفر کرنے کی آزادی دی گئی ہے، بشرطیکہ وہ اپنے حقوق کا تحفظ کرے اور اس سفر میں اس کی عزت محفوظ ہو۔ لیکن اس میں ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اسلام میں عورت کو اس کی حفاظت اور فلاح کے لیے کچھ اصولوں کی رہنمائی دی گئی ہے۔ ان اصولوں کا مقصد عورت کی عزت، آزادی اور تحفظ ہے۔"

سمرن: "یہ بہت دلچسپ ہے! تو اس کا مطلب ہے کہ اسلام عورت کو ہر لحاظ سے آزادی دیتا ہے، مگر اس آزادی میں اس کی فلاح اور تحفظ کو اہمیت دی گئی ہے؟"

آمنہ: "بالکل، سمرن! اسلام میں عورت کو مکمل آزادی دی گئی ہے، مگر اس آزادی کو عقل اور فطرت کے مطابق رکھا گیا ہے تاکہ اس کی فلاح، عزت، اور حفاظت یقینی ہو۔ اسلام میں عورت کے حقوق کا تحفظ نہ صرف اس کے جسمانی حقوق تک محدود ہے بلکہ اس کے ذہنی، روحانی اور معاشرتی حقوق کا بھی مکمل تحفظ کیا گیا ہے۔"

سمرن: "یہ بات تو بہت واضح ہو گئی۔ اب مجھے سمجھ میں آیا کہ اسلام میں عورت کے سفر کی آزادی کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا گیا بلکہ اس کے تحفظ کے لیے اصول وضع کیے گئے ہیں۔"

آمنہ: "بالکل، سمرن! اسلام میں عورت کا حقِ سفر اور اس کی آزادانہ نقل و حرکت کو اس کی فلاح اور تحفظ کے تناظر میں دیکھا گیا ہے۔ اسلام نے عورت کو ہر شعبے میں آزادی اور عزت دی ہے، اور اس میں اس کی حفاظت اور فلاح کو مقدم رکھا ہے۔"

اٹھارہواں مکالمہ

منظر: آمنہ اور سمرن ایک پُرسکون جگہ پر بیٹھی ہیں، جہاں وہ زندگی کے مختلف موضوعات پر بات کر رہی ہیں۔ سمرن کو اسلام میں عورت کی شادی کے حوالے سے کچھ سوالات ہیں، اور وہ آمنہ سے ان سوالات کا جواب چاہتی ہے۔

سمرن: "آمنہ، ایک سوال پوچھنا ہے، بہت ساری جگہوں پر میں نے سنا ہے کہ اسلام میں لڑکی کی شادی اس کی مرضی سے نہیں کی جاتی، کیا یہ سچ ہے؟ کیا اسلام میں لڑکی کی رضا اور پسند کا کوئی مقام نہیں ہے؟"

آمنہ: "سمرن، یہ سوال بہت اہم ہے، اور مجھے خوشی ہے کہ تم نے یہ سوال اٹھایا۔ حقیقت میں، اسلام میں لڑکی کی رضا اور پسند کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ شادی ایک بہت اہم رشتہ ہے، اور اسلام میں لڑکی کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔"

سمرن: "تو کیا اس کا مطلب ہے کہ لڑکی کو اپنی پسند کی شادی کرنے کا حق حاصل ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام میں لڑکی کو اپنی شادی کے معاملے میں مکمل اختیار دیا گیا ہے۔ یہ بہت واضح ہے کہ لڑکی کی رضا کے بغیر شادی نہیں کی جا سکتی۔ **رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا تُزَوَّجُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَ لَا تُزَوَّجُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ" (صحيح بخاری)**
"کنواری لڑکی کی شادی اس کی اجازت کے بغیر نہیں کی جا سکتی، اور بیوہ کی شادی بھی اس کی اجازت کے بغیر نہیں کی جا سکتی۔"
اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شادی کا فیصلہ لڑکی کی رضا کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اسلام نے عورت کے حقوق کا تحفظ کیا ہے، اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی شادی میں مکمل طور پر رضا مند ہو۔

سمرن: "تو اگر لڑکی کسی لڑکے سے شادی کرنا چاہتی ہو، لیکن والدین یا خاندان والے اس شادی کے حق میں نہ ہوں، تو کیا وہ اس لڑکے سے شادی کر سکتی ہے؟"

آمنہ: "دیکھو سمرن، اسلام میں لڑکی کے والدین اور خاندان والوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی رہنمائی کریں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اس کی پسند کے خلاف شادی پر مجبور کر سکیں۔ اگر لڑکی کسی شخص کو پسند کرتی ہے اور وہ اس سے شادی کرنا چاہتی ہے، تو اس کی رضا اور پسند کو اہمیت دی جائے گی۔ تاہم، اگر خاندان کو لگے کہ اس شادی میں کوئی شرعی یا اخلاقی مسئلہ ہے، تو وہ اپنی بیٹی کو مشورہ دے سکتے ہیں۔ لیکن آخرکار فیصلہ لڑکی کا ہے، اور اس کی رضا ضروری ہے۔"

سمرن: "یہ تو بہت دلچسپ بات ہے! تو کیا اس کا مطلب ہے کہ اسلام لڑکی کے خودمختاری کو تسلیم کرتا ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام میں لڑکی کو مکمل خودمختاری اور اختیار دیا گیا ہے، اور اس کا حقِ انتخاب اور رضا بہت اہم ہے۔ اسلام نے شادی کے معاملے میں لڑکی کو نہ صرف عزت دی ہے بلکہ اس کی پسند کو بھی ایک بنیادی اصول کے طور پر تسلیم کیا ہے۔"

سمرن: "یعنی اسلام میں لڑکی کو اپنے شوہر کو منتخب کرنے کا پورا حق ہے، بشرطیکہ وہ اس کی رضامندی سے ہو؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں شادی ایک باہمی رضا اور محبت کا رشتہ ہے۔ لڑکی کی رضا کے بغیر کوئی بھی شادی مکمل نہیں ہو سکتی۔ اسلام نے نہ صرف شادی کے اصول وضع کیے ہیں بلکہ اس میں لڑکی کی عزت اور اس کے حقوق کا بھی مکمل تحفظ کیا ہے۔"

سمرن: "تو کیا یہ بات صرف لڑکیوں کے لیے ہے یا لڑکوں کے لیے بھی؟"

آمنہ: "یہ بات دونوں کے لیے ہے! اسلام میں لڑکے اور لڑکی دونوں کی رضا اور پسند کی اہمیت ہے۔ لڑکا بھی اپنی پسند کی بیوی منتخب کر سکتا ہے، اور لڑکی بھی اپنے شوہر کو منتخب کر سکتی ہے۔ دونوں کے حقوق کو برابر تسلیم کیا گیا ہے، اور ان کی رضا کو اہمیت دی گئی ہے۔"

سمرن: "یہ بات میرے لیے بہت نیا ہے۔ میں ہمیشہ یہی سمجھتی تھی کہ اسلام میں شادی کی کوئی خاص آزادی نہیں ہوتی، لیکن اب مجھے سمجھ میں آیا کہ یہ صرف لڑکی کی رضا پر منحصر نہیں ہے بلکہ دونوں کے درمیان باہمی رضا ضروری ہے۔"

آمنہ: "بالکل، سمرن! اسلام میں شادی ایک ایسا رشتہ ہے جو دونوں کے درمیان محبت، احترام اور رضا پر مبنی ہوتا ہے۔ اس میں کسی بھی فریق کو مجبور نہیں کیا جا سکتا، اور دونوں کی پسند اور رضا بہت اہم ہے۔"

انیسواں مکالمہ

منظر: آمنہ اور سمرن ایک باغ میں بیٹھ کر گہری گفتگو کر رہی ہیں۔ سمرن کو اسلام میں عورت کے مالی حقوق کے بارے میں سوالات ہیں، اور وہ آمنہ سے ان موضوعات پر بات کرنا چاہتی ہے۔

سمرن: "آمنہ، ایک سوال ہے، میں نے سنا ہے کہ اسلام میں عورت کا مالی حق محدود کیا گیا ہے، اور وہ جائیداد میں حصہ نہیں پا سکتی۔ کیا یہ سچ ہے؟"

آمنہ: "سمرن، یہ سوال بہت اہم ہے، اور مجھے خوشی ہے کہ تم نے یہ سوال کیا۔ اسلام میں عورت کا مالی حق نہ صرف تسلیم کیا گیا ہے، بلکہ اس کی جائیداد پر مکمل اختیار دیا گیا ہے۔"

سمرن: "لیکن اگر عورتوں کو جائیداد میں مکمل حق دیا گیا ہے تو پھر کیوں بعض اوقات مردوں کے مقابلے میں کم حصہ دیا جاتا ہے؟"

آمنہ: "یہ بہت اہم سوال ہے، اور اس کا جواب سمجھنا ضروری ہے۔ اسلام میں عورتوں کو وراثت میں حصہ دیا گیا ہے، اور ان کا حق محفوظ ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر بیان کیا ہے کہ مردوں اور عورتوں دونوں کو وراثت میں حصہ دیا جائے گا۔"

سمرن: "تو پھر یہ فرق کیوں ہے؟ مردوں کو زیادہ حصہ کیوں دیا جاتا ہے؟"

آمنہ: "یہ فرق ان کی ذمہ داریوں کی بنیاد پر ہے۔ اسلام میں مردوں پر گھر کی معاشی ذمہ داری ہوتی ہے۔ یعنی مرد کو اپنی بیوی، بچوں، والدین اور خاندان کی کفالت کرنی ہوتی ہے، جب کہ عورتوں پر ایسی کوئی معاشی ذمہ داری نہیں۔ اس لیے قرآن میں مردوں کو عورتوں کے مقابلے میں زیادہ حصہ دیا گیا ہے، تاکہ وہ اپنے خاندان کی کفالت کر سکیں۔ لیکن عورت جو بھی جائیداد یا مال حاصل کرتی ہے، وہ صرف اور صرف اس کی اپنی ملکیت ہوتی ہے، اس پر کسی کا کوئی حق نہیں ہوتا۔"

سمرن: "یعنی عورت کا اپنی جائیداد پر مکمل حق ہے؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں عورت کا مال اور جائیداد مکمل طور پر اس کی ملکیت ہے۔ وہ اس کا استعمال جیسے چاہے کر سکتی ہے، اور نہ شوہر نہ والدین اس پر کسی طرح کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ یہ اسلام کی ایک بڑی خصوصیت ہے۔"

سمرن: "یہ تو بہت دلچسپ بات ہے! تو کیا اسلام میں عورت کو کاروبار کرنے کا بھی حق دیا گیا ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام میں عورت کو اپنے مال کی کمائی اور کاروبار کرنے کا مکمل حق حاصل ہے۔ وہ اپنے کاروبار، جائیداد اور دولت پر مکمل اختیار رکھتی ہے، اور اس پر کسی بھی مرد کا کوئی حق نہیں ہوتا۔"

سمرن: "تو کیا اسلام میں عورتوں کے مالی حقوق مردوں کے برابر ہیں؟"

آمنہ: "اسلام میں عورتوں کے مالی حقوق کی پوری حفاظت کی گئی ہے، اور انہیں مالی طور پر خودمختار بنایا گیا ہے۔ مردوں کی نسبت عورتوں کے لیے مختلف ذمہ داریاں ہیں، اور اسلام نے ان ذمہ داریوں کی بنیاد پر حقوق دیے ہیں۔ لیکن مالی آزادی اور حقِ ملکیت میں عورتیں مردوں سے کم نہیں ہیں۔"

سمرن: "یعنی عورت نہ صرف اپنی جائیداد رکھ سکتی ہے بلکہ اس کی اس جائیداد پر مکمل اختیار بھی ہے؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں عورت کی جائیداد اور مال پر مکمل حق ہے، اور یہ اس کی ذاتی ملکیت ہے۔ اس پر کسی کا کوئی دعویٰ نہیں ہو سکتا۔"

سمرن: "یہ تو بہت حیرت انگیز ہے، کیونکہ میں ہمیشہ یہ سوچتی تھی کہ اسلام میں عورتوں کو مالی آزادی نہیں ہے۔"

آمنہ: "دیکھو سمرن، بہت سے لوگ اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں، لیکن جب تم اسلام کی اصل تعلیمات کو دیکھو گی تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق بہت مضبوط ہیں، اور ان کی مالی آزادی کا مکمل تحفظ کیا گیا ہے۔"

بیسواں مکالمہ

منظر: آمنہ اور سمرن ایک کیفے میں بیٹھ کر گہری گفتگو کر رہی ہیں۔ سمرن کو عورت کے عدلیہ میں کردار اور انصاف کے بارے میں سوالات ہیں۔

سمرن: "آمنہ، میں ہمیشہ یہ سنتی ہوں کہ عورتوں کے ساتھ انصاف نہیں ہوتا، خاص طور پر عدلیہ میں۔ تمھیں کیا لگتا ہے؟ کیا اسلام میں عورتوں کو انصاف ملتا ہے؟"

آمنہ: "سمرن، تم نے بہت اہم سوال کیا ہے۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق اور انصاف کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن اور حدیث میں عورتوں کو انصاف دینے کے بارے میں کئی واضح تعلیمات ہیں۔"

سمرن: "لیکن کیا عدلیہ میں بھی عورتوں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام میں عورت کے حقوق کا تحفظ اس طرح کیا گیا ہے کہ کوئی بھی مرد یا عورت اس سے زیادتی نہیں کر سکتا۔ عدالت میں عورت کا معاملہ مرد کے برابر اہمیت رکھتا ہے، اور اسے انصاف ملنا ضروری ہے۔ **قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا۟ ٱلْأَمَٰنَٰتِ إِلَىٰٓ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحْكُمُوا۟ بِٱلْعَدْلِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعًۢا بَصِيرًا" (النساء 58) "اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں اپنے اہل تک پہنچاؤ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو۔ یقیناً اللہ تمہیں بہت اچھی نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔"**

یہ آیت یہ ظاہر کرتی ہے کہ اسلام میں انصاف کی اہمیت بے حد ہے، اور کسی بھی صورت میں انصاف کی کمی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ چاہے معاملہ مرد کا ہو یا عورت کا، عدالت میں انصاف کے تقاضے پورے کیے جائیں گے۔

سمرن: "تو کیا اسلام میں عورت کی گواہی بھی مرد کے برابر ہوتی ہے؟"

آمنہ: "یہ سوال بہت اہم ہے۔ اسلام میں عورت کی گواہی کا حق دیا گیا ہے، لیکن کچھ مخصوص حالات میں، جیسے مالی معاملات میں، گواہی کے لیے دو عورتوں کی گواہی کو مرد کی ایک گواہی کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورتوں کو انصاف نہیں ملتا، بلکہ یہ اسلام کے نظریے کی وضاحت ہے کہ مرد اور عورت دونوں کی گواہی کی اہمیت ہے۔"

سمرن: "یعنی اسلام میں عورت کا حق عدلیہ میں مکمل طور پر محفوظ ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام نے عورت کو عدلیہ میں مکمل انصاف دینے کی ضمانت دی ہے۔ اسے اپنے حقوق کا مکمل تحفظ حاصل ہے، اور وہ کسی بھی فیصلے میں شراکت دار بن سکتی ہے۔ اور تم نے جو سنا ہے کہ عورت کو انصاف نہیں ملتا، یہ اسلام کی غلط تشریح کا نتیجہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں عورت کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے، اور عدلیہ میں اس کا کردار نہایت اہم ہے۔"

سمرن: "یہ تو بہت اچھا ہے کہ اسلام میں عورت کے حقوق کا اتنی گہرائی سے تحفظ کیا گیا ہے۔"

آمنہ:

"بلکل! اسلام میں عورت کے حقوق کا تحفظ صرف عدلیہ میں ہی نہیں بلکہ ہر سطح پر کیا گیا ہے۔ اللہ کی ہدایت کے مطابق عورت کو ہر میدان میں انصاف ملنا چاہیے۔"

اکیسواں مکالمہ

منظر: آمنہ اور سمرن ایک پرسکون جگہ پر بیٹھ کر اسلام میں عورت کی روحانی ترقی اور اس کے حقوق کے بارے میں بات کر رہی ہیں۔

سمرن: "آمنہ، میں یہ سوچتی ہوں کہ کیا اسلام میں عورت کی روحانی ترقی کے لیے کوئی خاص ہدایات ہیں؟ کیا عورتوں کو روحانی لحاظ سے بھی برابر کا حق دیا گیا ہے؟"

آمنہ: "یہ بہت اچھا سوال ہے سمرن! اسلام میں عورتوں کی روحانی ترقی پر بھی خاص توجہ دی گئی ہے۔ **اللہ نے قرآن میں فرمایا کہ "مَنْ عَمِلَ صَٰلِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ" (النحل 97)**

"جو شخص مرد ہو یا عورت، ایمان لائے اور اچھے عمل کرے، ہم اسے خوشحال زندگی دیں گے اور ہم ان کے عملوں کے مطابق ان کا انعام دیں گے۔"

اس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں مرد اور عورت دونوں کے لیے روحانی ترقی کے دروازے کھلے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں دونوں کی عبادت، ایمان، اور اچھے اعمال کی اہمیت یکساں ہے، اور ان کے لیے دنیا و آخرت میں بہتر زندگی اور انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے۔

سمرن: "تو عورت کو روحانی لحاظ سے بھی مرد کے برابر حقوق حاصل ہیں؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام میں روحانی لحاظ سے مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں رکھا گیا۔ دونوں کو اللہ کی عبادت اور اس کی رضا حاصل کرنے کا برابر حق دیا گیا ہے۔ قرآن میں کئی جگہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی روحانی اہمیت اور ان کے لئے انعامات کا ذکر کیا ہے۔"

سمرن: "لیکن کیا اسلام میں عورت کو روحانی ترقی کے راستے پر چلنے کے لیے کوئی خاص ہدایات یا عبادات کا حکم دیا گیا ہے؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں عورتوں کے لیے بھی نماز، روزہ، زکات اور حج جیسے عبادات کا حکم دیا گیا ہے، جو روحانی ترقی کے اہم ذرائع ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ، اسلام نے عورت کو گھر کے اندر بھی روحانی ترقی کے مواقع فراہم کیے ہیں، جیسے بچوں کی تربیت، خاندان کی دیکھ بھال اور حسن سلوک سے زندگی گزارنا۔ ان سب چیزوں میں بھی روحانی ترقی ہے۔"

سمرن: "یہ بہت دلچسپ ہے! تو کیا اسلام میں عورت کو اس کی روحانی ترقی کے لیے آزادانہ انتخاب کا حق دیا گیا ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام میں عورت کو روحانی ترقی کے لیے مکمل آزادی حاصل ہے۔ اللہ نے اسے اپنی عبادات، نیک عمل اور اچھے اخلاق کی مکمل آزادی دی ہے۔ عورت کو اپنی روحانیت کو فروغ دینے کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہے، بلکہ اسلام میں اس کا بڑا مقام ہے۔"

سمرن: "تو یہ کہنا درست ہوگا کہ اسلام میں عورت کی روحانی ترقی اور اس کے حق میں کوئی فرق نہیں رکھا گیا؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں عورت کی روحانی ترقی کے لیے ہر ممکن موقع فراہم کیا گیا ہے، اور اس کا حق بھی محفوظ ہے۔ اللہ نے عورت کو روحانیت کے راستے پر چلنے کا پورا حق دیا ہے۔"

بائیسواں مکالمہ

منظر: آمنہ اور سمرن ایک کیفے میں بیٹھ کر اسلام میں عورت کے ریاستی سیاسی کردار پر بات کر رہی ہیں۔ دونوں کی گفتگو میں سنجیدگی اور گہرائی محسوس ہوتی ہے، اور سمرن کو اسلامی معاشرت میں عورت کے سیاسی کردار کے بارے میں مزید جاننے کا اشتیاق ہے۔

سمرن: "آمنہ، میں سوچ رہی تھی کہ اسلام میں عورت کا ریاست میں کیا کردار ہے؟ کیا اسلام نے عورت کو سیاست میں حصہ لینے کا حق دیا ہے؟"

آمنہ: "یہ ایک بہت اہم سوال ہے سمرن! حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں عورت کا سیاسی کردار بہت اہم ہے اور اسے مکمل طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ اگر ہم تاریخ پر نظر ڈالیں، تو ہمیں کئی ایسی مثالیں ملتی ہیں جہاں عورتوں نے سیاست میں فعال کردار ادا کیا۔"

سمرن: "مجھے یہ جان کر حیرانی ہو رہی ہے۔ لیکن کیا تم مجھے کچھ ایسی مثالیں دے سکتی ہو جہاں عورتوں نے ریاستی معاملات میں حصہ لیا؟"

آمنہ: "بالکل! سب سے اہم مثال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہے۔ وہ نہ صرف ایک عظیم عالمہ تھیں، بلکہ انہوں نے جنگ جمل میں بھی حصہ لیا، جو اسلامی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں عورتوں کو سیاسی معاملات میں شامل ہونے کا حق تھا۔"

سمرن: "یہ بہت دلچسپ ہے! لیکن کیا یہ حق صرف کچھ مخصوص حالات میں تھا، یا اسلام میں عورت کو عام طور پر سیاست میں حصہ لینے کا حق دیا گیا تھا؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام نے عورت کو ریاستی امور میں حصہ لینے کا حق دیا تھا، بشرطیکہ وہ اپنی حدود اور شرعی اصولوں کے مطابق کام کرے۔ اسلامی تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ خواتین نے نہ صرف سیاسی میدان میں بلکہ اقتصادی اور سماجی میدان میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی مثال ہے، جنھوں نے ایک اہم سیاسی معاملے میں اپنے مشورے سے حضرت محمد ﷺ کی رہنمائی کی، خاص طور پر صلح حدیبیہ

کے معاملے میں، جہاں حضرت ام سلمہ نے اپنی عقل و فہم سے بہترین مشورہ دیا۔ اسی طرح، حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کربلا میں ایک عظیم قیادت کا مظاہرہ کیا اور نہ صرف روحانی طور پر بلکہ سیاسی طور پر بھی اپنی حیثیت کو ظاہر کیا۔ ان کی جرات اور فہم نے مسلمانوں کے ایمان اور عزم کو بڑھایا۔"

سمرن: "تو کیا آج بھی اسلام میں عورتوں کا ریاستی سیاسی کردار تسلیم کیا گیا ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، آج بھی اسلام میں عورتوں کا ریاستی اور سیاسی میدان میں حصہ لینے کا حق تسلیم کیا گیا ہے، لیکن اس کے لیے کچھ شرعی حدود ہیں۔ اسلام عورت کو مکمل آزادی دیتا ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق کام کرے، لیکن وہ اپنی عزت اور وقار کو برقرار رکھتے ہوئے یہ سب کرے۔"

سمرن: "تو کیا اسلام میں عورتوں کی قیادت بھی تسلیم کی جاتی ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلامی تعلیمات کے مطابق عورتوں کو قیادت کرنے کا حق ہے، بشرطیکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو درست طریقے سے ادا کریں اور اسلامی اصولوں کے مطابق رہیں۔ ایک بہت بڑی مثال حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہے، جنہوں نے جنگِ جمل میں سیاسی اور عسکری قیادت کا کردار ادا کیا اور مسلمانوں کو ایک اہم معرکے میں قیادت فراہم کی۔ اسی طرح حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کربلا میں ایک رہنمائی کا کردار ادا کیا، جس میں انہوں نے اسلامی اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے قیادت کی۔"

سمرن: "یہ بہت زبردست ہے! تو یہ کہنا درست ہوگا کہ اسلام میں عورت کے سیاسی حقوق بہت وسیع ہیں اور اسے ریاستی امور میں مکمل شرکت کا حق دیا گیا ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، بالکل! اسلام میں عورت کو نہ صرف سیاسی میدان میں بلکہ ریاستی امور میں بھی مکمل حصہ لینے کا حق دیا گیا ہے، بشرطیکہ وہ شرعی حدود میں رہ کر اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کو پورا کرے۔"

تیئیسواں مکالمہ

منظر: آمنہ اور سمرن ایک خوبصورت باغ میں بیٹھ کر اسلام میں عورت کے عائلی حقوق پر بات کر رہی ہیں۔ سمرن کے ذہن میں سوالات ہیں کہ کیا اسلام میں عورت کو اپنے عائلی حقوق کے بارے میں مکمل آزادی حاصل ہے یا نہیں؟ آمنہ اس سوال کا جواب دینے کے لیے تیار ہے۔

سمرن: "آمنہ، میں نے ہمیشہ سنا ہے کہ اسلام میں عورتوں کے عائلی حقوق بہت مضبوط ہیں، لیکن کبھی کبھی میں سوچتی ہوں کہ کیا واقعی اسلام میں عورت کو اپنے خاندان کے اندر مکمل حقوق حاصل ہیں؟"

آمنہ: "یہ سوال بہت اہم ہے سمرن! اسلام میں عورتوں کے عائلی حقوق نہ صرف تسلیم کیے گئے ہیں بلکہ ان کی حفاظت کی گئی ہے۔ اگر ہم قرآن اور حدیث کو دیکھیں، تو ہمیں واضح طور پر عورتوں کے عائلی حقوق کا ذکر ملتا ہے۔"

سمرن: "یعنی کیا عورت کو اپنے خاندان میں اپنے حقوق ملتے ہیں؟ جیسے کہ اس کی شادی، اس کی تعلیم، یا اس کی روزمرہ کی زندگی میں اس کے فیصلے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام میں عورت کو شادی کے معاملے میں مکمل اختیار دیا گیا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے شادی کر سکتی ہے اور اسے کسی بھی فیصلے میں مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ، اسلام نے عورتوں کو وراثت میں بھی حق دیا ہے، اور وہ اپنی جائیداد کو اپنی مرضی سے استعمال کر سکتی ہے۔"

سمرن: "مگر کیا عورت کو شوہر کی جانب سے اس کے عائلی حقوق میں دخل اندازی کا حق نہیں ہوتا؟"

آمنہ: "اسلام میں عورت کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ مناسب تعلق قائم کرے، لیکن یہ تعلق مساوات اور احترام پر مبنی ہونا چاہیے۔ شوہر کو بھی اپنی بیوی کے حقوق کا احترام کرنا ضروری ہے۔ **قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: 'وَلِلنِّسَاءِ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ**

بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ' (البقرہ 228)-'اور عورتوں کے لیے وہی حقوق ہیں جو مردوں کے لیے ہیں، مگر مردوں کے لیے عورتوں پر ایک درجہ زیادہ ہے'۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد اور عورت کی ذمہ داریاں مختلف ہو سکتی ہیں، لیکن ان کے حقوق میں کوئی کمی نہیں ہے۔ مرد کو خاندان کی معاشی ذمہ داری اور بیرونی معاملات میں قیادت فراہم کرنے کا درجہ دیا گیا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورت کے حقوق کو کم تر سمجھا جائے۔ اسلام میں دونوں کی اہمیت برابر ہے، اور دونوں کی ذمہ داریاں ایک دوسرے کے ساتھ احترام اور توازن کے تحت ہیں۔"

سمرن: "تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کو اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کا حق ہے، لیکن کچھ شرعی حدود بھی ہیں؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں عورت کو اس کی آزادی دی گئی ہے، لیکن یہ آزادی شرعی اصولوں اور معاشرتی ضوابط کے مطابق ہونی چاہیے۔ اسلام میں عورت کے عائلی حقوق کا تحفظ اس بات پر منحصر ہے کہ وہ اپنی حدود میں رہ کر ان حقوق کا استعمال کرے۔"

سمرن: "یہ بہت دلچسپ ہے! کیا اسلام نے عورت کو اپنے بچوں کی تربیت میں بھی اہمیت دی ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام نے عورت کو بچوں کی تربیت میں اہم کردار دیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مثالیں ہمیں یہ بتاتی ہیں کہ اسلام میں عورت کو نہ صرف عائلی حقوق ملے ہیں، بلکہ اس کے پاس اپنے بچوں کی تربیت کا حق بھی ہے۔ اسلام نے عورت کو ماں کے مقام پر بہت زیادہ عزت دی ہے، **اور قرآن میں کہا گیا ہے: 'وَوَصَّيْنَا الإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ' (لقمان: 14)-"اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں نصیحت کی۔ اس کی والدہ نے اسے ضعف پر ضعف کے ساتھ حمل میں رکھا، اور اس کا دودھ پینا اور اس کی پرورش دو سال میں مکمل ہوتی ہے۔ (اسے حکم دیا گیا:) تم میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو، اور میری طرف ہی تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔"** اس کا مطلب ہے کہ ماں کے لیے اس کی بچوں کی تربیت انتہائی اہمیت رکھتی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس کی عظمت اور اہمیت کو نمایاں کیا ہے۔"

یہ آیت ماں کی اہمیت کو واضح کرتی ہے اور اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ اسلام میں ماں کو بہت زیادہ عزت دی گئی ہے، خاص طور پر بچوں کی پرورش میں اس کے کردار کو انتہائی اہمیت دی گئی ہے۔

سمرن: "یعنی اسلام میں عورت کو بچوں کی تربیت کا حق دیا گیا ہے، اور وہ اپنے خاندان میں بہت اہم مقام رکھتی ہے؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں عورت کا عائلی کردار بہت اہم ہے، اور اسے نہ صرف خاندان کی بنیاد سمجھا جاتا ہے بلکہ اس کی تربیت اور کردار کی وجہ سے پورے معاشرے کی بنیاد بھی مضبوط ہوتی ہے۔"

چوبیسواں مکالمہ

منظر: آمنہ اور سمرن ایک خوبصورت پارک میں چلتے ہوئے عورت کے حقِ حفاظت اور اس کے تحفظ پر بات کر رہی ہیں۔ سمرن کو ایک سوال ہے کہ کیا اسلام نے عورت کو تشدد سے بچانے کے لیے کسی خاص قانون یا تدابیر فراہم کی ہیں؟

سمرن: "آمنہ، مجھے یہ سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے کہ کیا اسلام نے عورتوں کے لیے کوئی خاص تدابیر رکھی ہیں تاکہ وہ تشدد یا ظلم سے بچ سکیں؟"

آمنہ: "سمرن، یہ سوال بہت اہم ہے! اسلام نے عورتوں کے تحفظ کے حوالے سے بہت واضح اصول اور قانون وضع کیے ہیں۔ قرآن اور حدیث میں ہمیں کئی جگہ عورت کے تحفظ کی ہدایات ملتی ہیں۔"

سمرن: "یہ واقعی دلچسپ ہے! کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کہ اسلام میں عورت کے تحفظ کے لیے کون سی خاص تدابیر ہیں؟"

آمنہ: "سب سے پہلے تو یہ بات ذہن میں رکھو کہ اسلام میں عورت کا جسمانی، ذہنی، اور جذباتی تحفظ بہت اہم ہے۔ **<u>قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: 'وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ' (النساء: 19)، جس کا مطلب ہے کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا ضروری ہے۔"</u>**

سمرن: "تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام میں عورتوں پر تشدد کی کوئی گنجائش نہیں؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں کسی بھی قسم کے جسمانی یا ذہنی تشدد کی اجازت نہیں ہے۔ اس بات کو مزید واضح کرنے کے لیے، قرآن میں مردوں کو اپنے بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت دی گئی ہے۔ **<u>اسلیے فرمایا گیا: 'وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ' (النساء: 19)</u>**، جس کا مطلب ہے کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ اچھے اخلاق اور سلوک کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔"

سمرن: "یہ تو بہت اچھی بات ہے! لیکن اگر کسی عورت کو ظلم کا سامنا ہو، تو اسلام نے اس کے لیے کیا طریقہ بتایا ہے؟"

آمنہ: "اسلام میں کسی بھی قسم کے ظلم یا تشدد کا مقابلہ کرنے کے لیے متعدد اقدامات ہیں۔ ایک تو یہ کہ عورت کو اپنے حقوق کا علم ہونا چاہیے اور اگر اسے کسی قسم کا تشدد یا ظلم کا سامنا ہو، تو وہ اس کا اعتراض کر سکتی ہے اور قانونی طریقہ اختیار کر سکتی ہے۔"

سمرن: "تو کیا اسلام میں عورت کو اپنی حفاظت کے لیے مدد لینے کا حق ہے؟"

آمنہ:

"جی ہاں! اسلام میں عورت کو اپنی حفاظت کے لیے ضروری اقدامات اٹھانے کا مکمل حق ہے۔ اگر کوئی عورت ظلم کا شکار ہو رہی ہے، تو اسلام میں اس کے لیے انصاف حاصل کرنے کے طریقے موجود ہیں۔ **نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:** **"مَنْ رَءَاَ مِنكُمْ مُنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بيَدِهِ فَإِن لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِن لَمْ يَسْتَطِعْ فَبقَلْبِهِ وَذَٰلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ" (صحيح مسلم)**

"تم میں سے جو شخص ظلم کو دیکھے، وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے، اگر وہ اس کے قابل نہ ہو تو زبان سے، اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دل میں برا جانے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔"

یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ ظلم کے خلاف کھڑا ہونا نہ صرف جائز ہے، بلکہ یہ ایمان کا حصہ ہے۔ اور اس میں یہ بھی ذکر ہے کہ اگر کسی مرد یا عورت کو جسمانی یا ذہنی طور پر ظلم کا سامنا ہو، تو اس کے خلاف کھڑا ہونا ضروری ہے۔ اسلام میں ظلم کے خلاف آواز اٹھانا ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے، جو انسان کے ایمان کا حصہ بناتی ہے۔"

سمرن: "تو اسلام نے عورت کو اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے مکمل آزادی دی ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں، اسلام نے عورت کو اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے ہر ممکن تدابیر فراہم کی ہیں۔ اگر کسی عورت کو تشدد کا سامنا ہو، تو وہ قانونی چارہ جوئی کر سکتی ہے، اور اسلام نے اس کے لیے واضح طور پر رہنمائی فراہم کی ہے۔"

سمرن: "یہ تو بہت اچھی بات ہے! میں ہمیشہ یہ سوچتی تھی کہ شاید اسلام میں عورت کے حقوق کا تحفظ نہ ہو، مگر اب مجھے سمجھ آ رہا ہے کہ اسلام نے عورت کو مکمل تحفظ فراہم کیا ہے۔"

آمنہ: "بالکل سمرن! اسلام میں عورت کا تحفظ اس کی عزت، اس کے حقوق، اور اس کی فلاح و بہبود کے لیے ضروری ہے۔ اسلام نے عورتوں کے حقوق کا مکمل تحفظ کیا ہے اور ان کی عزت و تکریم کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔"

پچیسواں مکالمہ

منظر: آمنہ اور سمرن ایک کیفے میں بیٹھ کر عورت کی معاشی خود کفالت اور اس کے مالی حقوق پر گفتگو کر رہی ہیں۔ سمرن نے سوال کیا کہ اسلام نے عورت کو معاشی خود کفالت اور مالی حقوق کے حوالے سے کیا ہدایات دی ہیں۔

سمرن: "آمنہ، مجھے یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اسلام میں عورت کو معاشی خود کفالت کے حوالے سے کیا حقوق دیے گئے ہیں؟ کیا عورت کو اپنے مالی معاملات میں آزادی حاصل ہے؟"

آمنہ: "یہ سوال بہت اہم ہے، سمرن! اسلام میں عورت کو مالی طور پر خود مختار ہونے کا مکمل حق دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنی جائیداد اور دولت پر مکمل اختیار رکھتی ہے، اور وہ جو چاہے خریدنے یا بیچنے کے لیے آزاد ہے۔"

سمرن: "یعنی وہ اپنی کمائی کو اپنے ذاتی طور پر استعمال کر سکتی ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام میں عورت کی کمائی اور جائیداد پر مکمل حق ہے۔ **قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: 'وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا' (النساء: 32)**

'اور جو چیز اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، اس کی تمنا نہ کرو۔ مردوں کے لیے ان کے کمائی کا حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کے کمائی کا حصہ ہے، اور اللہ سے اس کا فضل طلب کرو۔ بے شک اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔'

یعنی عورت جو کچھ بھی کماتی ہے، وہ اس کا اپنا ہے، اور کسی کو بھی اس پر قابو پانے کا حق نہیں۔ اس آیت سے یہ واضح ہے کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان املاک اور کمائی میں کوئی تفریق نہیں کی گئی، دونوں کو اپنے مال پر مکمل حق حاصل ہے۔"

سمرن: "یہ تو بہت اچھا ہے! لیکن کیا اسلام نے عورت کو اس کے مالی حقوق کے تحفظ کے لیے کوئی خصوصی تدابیر رکھی ہیں؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں عورت کو اس کے مالی حقوق کا تحفظ کرنے کے لیے واضح قوانین ہیں۔ مثال کے طور پر، نکاح کے وقت مرد کو عورت کو مہر دینا ضروری ہے، اور یہ مہر عورت کا ذاتی مال ہوتا ہے، جو کہ اس کے کسی دوسرے کے لیے قابلِ منتقلی نہیں ہوتا۔"

سمرن: "مطلب یہ کہ عورت کو اس کی شادی میں ایک مالی حق دیا جاتا ہے، جو صرف اس کا اپنا ہوتا ہے؟"

آمنہ: "بالکل! مہر عورت کا حق ہے، اور یہ اس کا ذاتی مال ہوتا ہے، جو اسے شادی کے وقت ملتا ہے۔ اسی طرح، اسلام میں عورت کو اپنی وراثت کا بھی حق دیا گیا ہے، اور وہ اس کی اپنی جائیداد ہوتی ہے، جسے وہ اپنی مرضی سے استعمال کر سکتی ہے۔"

سمرن: "تو کیا اسلام میں عورت کو کاروبار یا کسی دوسرے کام میں شرکت کرنے کا بھی حق حاصل ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام نے عورت کو معاشی خود کفالت کے لیے مکمل آزادی دی ہے۔ اگر وہ چاہے تو کاروبار کر سکتی ہے، ملازمت اختیار کر سکتی ہے، یا کوئی بھی کام کر سکتی ہے۔ اور جو کمائی وہ حاصل کرتی ہے، وہ صرف اور صرف اس کی اپنی ہوتی ہے۔"

سمرن: "یہ بہت دلچسپ ہے! یعنی عورت کو نہ صرف اپنے مالی حقوق کا تحفظ حاصل ہے بلکہ وہ مالی طور پر خودمختار بھی ہو سکتی ہے۔"

آمنہ: "بالکل سمرن! اسلام میں عورت کی مالی آزادی اور خودمختاری پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ عورت معاشی طور پر آزاد ہو، اور اس کی کمائی یا جائیداد پر اس کا مکمل اختیار ہو۔"

سمرن: "یہ تو واقعی متاثر کن ہے! میں ہمیشہ یہ سوچتی تھی کہ شاید اسلام میں عورتوں کو مالی آزادی نہیں ہوتی، مگر اب مجھے سمجھ آ رہا ہے کہ اسلام نے عورت کے مالی حقوق کو نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ اس کی حفاظت بھی کی ہے۔"

آمنہ: "بالکل سمرن! اسلام میں عورت کے مالی حقوق کا تحفظ اور اس کی معاشی خود کفالت بہت اہم ہے۔ اس کے ذریعے اسلام نے عورت کو ایک آزاد اور خود مختار فرد کے طور پر زندگی گزارنے کا حق دیا ہے۔"

چھبیسواں مکالمہ

منظر: آمنہ اور سمرن ایک کیفے میں بیٹھ کر عورت کے ازدواجی حقوق اور آزادی پر بات کر رہی ہیں۔ سمرن نے سوال کیا کہ اسلام میں عورت کو شادی کے حوالے سے کیا حقوق حاصل ہیں، اور کیا اسے اپنی شادی کے فیصلے میں آزادی حاصل ہے؟

سمرن: "آمنہ، میں نے ہمیشہ سنا ہے کہ اسلام میں شادی کے حوالے سے عورت کو بہت سی پابندیاں ہوتی ہیں۔ کیا یہ سچ ہے؟ اور کیا اسلام میں عورت کو اپنی شادی میں کسی قسم کی آزادی حاصل ہے؟"

آمنہ: "یہ سوال بہت اہم ہے، سمرن! سب سے پہلے تو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اسلام میں شادی کے بارے میں بہت واضح ہدایات دی گئی ہیں، اور عورت کو اس میں اپنی رضا اور اختیار حاصل ہے۔"

سمرن: "یعنی عورت کو اپنی شادی میں رضا مندی کا حق ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام میں شادی کے لیے عورت کی رضا ضروری ہے۔ کوئی بھی مرد کسی عورت سے اس کی مرضی کے خلاف شادی نہیں کر سکتا۔ **اس حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'لا تُنكَحُ الأيمُ حتَّى تُستَأمَرَ، ولا البَكرُ حتَّى تُستَأذَنَ' (صحيح البخاري: 5136)**

'بیوہ کو نکاح میں لانے سے پہلے اس کی اجازت لی جائے، اور کنواری لڑکی سے بھی اس کی اجازت لی جائے۔'

اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عورت کا اپنی شادی میں مکمل اختیار ہے، اور اسے اس کی رضا کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔"

سمرن: "یہ تو بہت اچھا ہے! تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کو اپنی پسند کا شوہر منتخب کرنے کا حق بھی ہے؟"

آمنہ: "جی ہاں! عورت کو اپنی پسند کے شوہر کو منتخب کرنے کا حق ہے۔ اسلام نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ اگر کسی لڑکی کو اس کے والد یا کسی دوسرے عزیز کی طرف سے کسی مرد سے شادی کرنے پر اعتراض ہو، تو اس کی رضا مندی کو اہمیت دی جائے گی۔"

سمرن: "تو کیا عورت کے والد یا دیگر رشتہ دار اس کی شادی کے فیصلے میں اس کی رضا کے بغیر مداخلت نہیں کر سکتے؟"

آمنہ: "بالکل! اسلام میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ شادی میں عورت کی رضا کی سب سے زیادہ اہمیت ہے۔ اگر کسی عورت کی رضا کے بغیر اس کی شادی کر دی جائے، تو وہ اس شادی کو فسخ کرنے کا حق رکھتی ہے۔"

سمرن: "یعنی اسلام میں عورت کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ اپنے شریکِ حیات کو منتخب کرے؟"

آمنہ: "جی ہاں! اسلام نے عورت کو یہ مکمل حق دیا ہے کہ وہ اپنی شادی کے فیصلے میں آزاد ہو۔ اس کا انتخاب اور اس کی رضا سب سے اہم ہے۔"

سمرن: "یہ تو بہت دلچسپ بات ہے! میں ہمیشہ یہ سمجھتی تھی کہ اسلام میں عورتوں کو اپنی شادی کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہوتا، مگر اب مجھے یہ بات سمجھ آ رہی ہے کہ اسلام نے عورت کے ازدواجی حقوق کی حفاظت کی ہے اور اس کے انتخاب میں آزادی دی ہے۔"

آمنہ: "بالکل سمرن! اسلام میں عورت کے ازدواجی حقوق کو بہت اہمیت دی گئی ہے، اور اس کے فیصلوں میں اس کی رضا اور آزاد انتخاب کا احترام کیا گیا ہے۔"

ستائیسواں مکالمہ

منظر: سمرن اور آمنہ ایک کیفے میں بیٹھ کر چائے پی رہی ہیں۔ گفتگو کے دوران، سمرن کے ذہن میں ایک سوال آتا ہے، جو وہ آمنہ سے شیئر کرتی ہے۔

سمرن: آمنہ، میں نے سنا ہے کہ مسلم مرد کسی اہل کتاب (یہودی یا عیسائی) عورت سے شادی کر سکتا ہے، لیکن مسلم عورت کو کسی غیر مسلم مرد سے شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ اور اگر ہاں، تو کیا یہ عورت کے حقوق کی خلاف ورزی نہیں؟

آمنہ: تمہارا سوال بہت اہم ہے، اور اکثر لوگ اسے غلط سمجھتے ہیں۔ اسلام میں نکاح صرف ایک سماجی معاہدہ نہیں، بلکہ ایک مقدس رشتہ اور ذمہ داری ہے، جو میاں بیوی کو زندگی کے ہر پہلو میں ایک دوسرے کا مددگار بننے کی ترغیب دیتا ہے۔ نکاح میں سب سے اہم چیز یہ ہے کہ دونوں افراد کے عقائد اور اقدار میں ہم آہنگی ہو، کیونکہ یہی ہم آہنگی ایک مضبوط خاندانی نظام کی بنیاد رکھتی ہے۔

سمرن: مگر ایک مسلمان مرد کو اہل کتاب عورت سے شادی کی اجازت کیوں دی گئی، اور مسلمان عورت کو کیوں نہیں؟

آمنہ: یہ فرق دراصل خاندانی نظام اور مذہبی اثرات کی وجہ سے ہے۔ اگر کوئی مسلمان مرد کسی اہل کتاب عورت سے شادی کرے، تو چونکہ گھر کا سربراہ شوہر ہوتا ہے، اس لیے اس کا اثر زیادہ غالب ہوتا ہے۔ اسلام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اولاد اسلامی تعلیمات میں پروان چڑھے اور دینی شناخت برقرار رہے۔ دوسری طرف، اگر ایک مسلم عورت کسی غیر مسلم مرد سے شادی کرے، تو اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ وہ اپنے مذہب پر آزادی کے ساتھ عمل کر سکے گی یا کہ اس کی اولاد اسلامی تعلیمات پر پروان چڑھے گی۔

سمرن: لیکن یہ تو مرد کو زیادہ حق دینے جیسا لگتا ہے؟

آمنہ: نہیں، یہ مرد کو زیادہ حق دینے کی بات نہیں، بلکہ معاشرتی حقیقت پر مبنی ہے۔ شادی کے بعد ایک عورت کا اپنے شوہر کے گھر میں زیادہ وقت گزارنا اور شوہر کے اثر میں آنا ایک قدرتی بات ہے۔ اسلام صرف اس بنیاد پر قوانین مرتب کرتا ہے کہ کون سا نظام بہتر نتائج پیدا کرے گا اور عورت کی دینی و سماجی حفاظت کو یقینی بنائے گا۔

سمرن: لیکن اگر ایک مسلم عورت کسی غیر مسلم مرد سے شادی کرنا چاہے، تو کیا اس کا کوئی حل نہیں؟

آمنہ: نہیں، کیونکہ اسلام میں بنیادی اصول یہ ہے کہ شادی وہی کامیاب ہوگی جہاں فکری اور دینی ہم آہنگی ہو۔ اگر کوئی غیر مسلم مرد اسلام قبول کر لے، تو پھر کوئی مسئلہ نہیں، کیونکہ اس صورت میں دونوں کے عقائد ایک ہوں گے، اور ان کے درمیان زندگی گزارنے کے اصول بھی یکساں ہوں گے۔

سمرن: یعنی، اسلام دراصل اس بات کی حفاظت کرتا ہے کہ شادی صرف محبت کی بنیاد پر نہ ہو، بلکہ فکری ہم آہنگی اور دینی اصولوں کی بنیاد پر ہو؟

آمنہ: بالکل! شادی صرف ایک وقتی تعلق نہیں، بلکہ نسلوں کو متاثر کرنے والا رشتہ ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ شادی ایسی بنیاد پر ہو، جہاں دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے دینی اور اخلاقی سفر میں مددگار بنیں، نہ کہ ایک دوسرے کے لیے رکاوٹ۔

سمرن: اب میں سمجھ گئی کہ یہ عورت کے خلاف کوئی ناانصافی نہیں، بلکہ خاندان اور نسلوں کی بہتری کے لیے ایک حکمت ہے۔

آمنہ: بالکل، اور یہی اسلامی تعلیمات کی خوبصورتی ہے کہ وہ نہ صرف جذبات بلکہ حقیقت پر بھی نظر رکھتی ہیں۔

ضمیمہ

اسلامی تاریخ کی وہ خواتین جنہوں نے حقوق سے محروم ادوار میں علم، سیاست، جنگ، اور سائنسی تحقیق میں نمایاں کردار ادا کیا

یہ خواتین وہ ہیں جنہیں اسلام نے وہ حقوق اور عزت دی، جو اس وقت دنیا کے دیگر حصوں میں عورتوں کو حاصل نہیں تھے۔ ان خواتین نے اسلام کے دیے ہوئے حقوق کا فائدہ اٹھایا اور علم، سیاست، جنگ، اور سائنسی تحقیق کے میدانوں میں اپنے آپ کو منوایا۔ یہ خواتین اپنی قابلیت، حوصلے اور قیادت کے ذریعے اسلام کی تاریخ میں ایک روشن مثال قائم کرنے میں کامیاب ہوئیں۔

1. علم و فقہ میں نمایاں خواتین:

1) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا – نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ اور سب سے بڑی حدیث راویہ، جنہیں اسلام نے علم کے لیے وسیع مواقع فراہم کیے، اور وہ فقہ و حدیث میں ماہر بنیں۔
2) لبنۃ القرطبیہ – قرطبہ کی مشہور عالمہ، مترجمہ اور ریاضی دان، جنہیں اسلام نے علم و تحقیق کے میدان میں حصہ لینے کا پورا حق دیا۔
3) عائشہ بنت یوسف الباعونیہ – شامی صوفی شاعرہ اور عالمہ، جو اسلامی تعلیمات کے تحت علم و ادب میں مہارت حاصل کر سکیں۔
4) رابعہ بصری – مشہور صوفیہ، جنہیں اسلام نے زہد و تصوف کے میدان میں بلند مقام حاصل کرنے کے لیے مواقع فراہم کیے۔
5) فاطمہ بنت قیس – جلیل القدر صحابیہ، جو فقہ و حدیث میں مہارت رکھتی تھیں، اور ان کو اسلامی معاشرت میں علم حاصل کرنے کا مکمل حق دیا گیا۔

2. سیاست و حکمرانی میں نمایاں خواتین:

1) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا – جنگ جمل میں قیادت کا کردار ادا کیا، اسلام نے عورتوں کو بھی سیاست میں حصہ لینے کا حق دیا۔
2) ملکہ زبیدہ بنت جعفر – عباسی خلیفہ ہارون الرشید کی زوجہ، جنہوں نے "عین زبیدہ" نہر بنوائی، اور اسلام نے انہیں حکومتی امور میں مشاورت اور فیصلے کرنے کی آزادی دی۔
3) شجر الدر – مصر کی مملوک سلطنت کی بانی اور حکمران، جنہیں اسلامی معاشرت میں عورتوں کے لیے قیادت کے میدان میں حصہ لینے کی اجازت تھی۔

4) سلطانہ رضیہ – دہلی سلطنت کی واحد خاتون حکمران، جنہیں اسلام کے تحت حکمرانی کے حقوق ملے اور وہ مردوں کے ساتھ حکومتی امور میں شریک ہوئیں۔

5) خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا – نبی کریم ﷺ کی پہلی زوجہ اور کامیاب تاجرہ، جنہیں اسلام نے معاشی و تجارتی میدان میں آزادی دی اور وہ اپنے کاروبار میں کامیاب رہیں۔

3. جنگ و بہادری میں نمایاں خواتین:

1) حضرت نسیبہ بنت کعب (ام عمارہ) رضی اللہ عنہا – جنگ احد میں نبی کریم ﷺ کا دفاع کیا اور دیگر غزوات میں بھی حصہ لیا، اسلام نے خواتین کو جنگی میدان میں شجاعت دکھانے کا موقع دیا۔

2) صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا – نبی کریم ﷺ کی پھوپھی، جنہوں نے جنگ کے دوران مدینہ کا دفاع کیا، اور اسلام میں خواتین کو دفاعی امور میں شامل ہونے کا حق دیا گیا۔

3) خنساء بنت عمرو – عرب کی مشہور شاعرہ، جن کے بیٹوں نے جنگ قادسیہ میں شہادت پائی، اور اسلام نے انہیں جنگی میدان میں حصہ لینے کی آزادی دی۔

4. سائنس و طب میں نمایاں خواتین:

1) شفاء بنت عبداللہ عدویہ رضی اللہ عنہا – ابتدائی مسلم طبیبہ اور ماہر جراحی، جنہیں اسلام نے طب اور صحت کے میدان میں خدمات انجام دینے کا موقع دیا۔

2) مریم الاسطرلابی – دسویں صدی کی مسلم خاتون، جنہوں نے اسطرلاب (فلکیاتی آلہ) کی تیاری اور ترقی میں کردار ادا کیا، اور اسلام نے خواتین کو سائنسی تحقیق میں حصہ لینے کا مکمل حق دیا۔

3) فاطمہ الفہری – جامعہ القرویین کی بانی، جو دنیا کی سب سے قدیم یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے، اور اسلام نے انہیں تعلیم کے میدان میں نمایاں کام کرنے کا مکمل موقع دیا۔

5. ادب و شاعری میں نمایاں خواتین:

1) خنساء بنت عمرو – عرب کی مشہور شاعرہ، جن کی شاعری کو نبی کریم ﷺ نے سراہا، اور اسلام نے خواتین کو ادب و شاعری کے میدان میں کامیاب ہونے کا مکمل حق دیا۔
2) عائشہ بنت یوسف الباعونیہ – صوفی شاعرہ، جنہوں نے کئی علمی و ادبی کتابیں تصنیف کیں، اور اسلام نے ان خواتین کو اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کا مکمل موقع دیا۔
3) زینب الغزالی – بیسویں صدی کی مصری اسلامی مفکرہ اور مصنفہ، جنہیں اسلام نے فکر و رائے کے اظہار کا حق دیا۔

یہ خواتین اسلامی معاشرت میں دیے گئے حقوق کی بدولت مختلف شعبوں میں کامیاب ہوئیں اور ان کے کام آج بھی ایک روشن مثال کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔ اسلام نے انہیں علم، سیاست، جنگ، سائنس اور ادب کے میدان میں فعال ہونے کا مکمل حق دیا، اور یہی وجہ ہے کہ یہ خواتین اپنے وقت میں نہ صرف اپنے معاشرے کی رہنمائی کر سکیں بلکہ عالمی سطح پر بھی ان کا اثر و رسوخ رہا۔

تمت بالخیر